دجسٹرڈ نمبر ایل ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اُس مُنہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

سب سے پہلا ہفتہ وار اخبار جوہر جمعہ

# بدر

ایڈیٹر — پروپرائٹر — قائم مقام مینیجر

ریویو خلافت اسلامیہ

جلد ۲۴ - فروری سنہ ۱۹۱۶ء مطابق ۱۹ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۴ھ از قادیان دارالامان — نمبر ۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## احمدیہ جماعت کے عقائد

۱۔ اللہ تعالےٰ ایک ہے۔ کوئی شخص اسکی ذات یا اسکی صفات یا اسکے اسماء یا اسکی عبادت میں نہ اسکا شریک ہے۔ نہ شریک ہو سکتا ہے۔ ۲۔ ملائکہ کا وجود برحق ہے۔ ۳۔ خدا نے قدیم سے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہے۔ اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے قائل ہیں۔ جن نبیوں یا کتب کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ ان پر فرداً فرداً اور جن کا ذکر نہیں ان پر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں۔ ۴۔ ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارا نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو خاتم النبیین ہیں۔ ۵۔ الہام کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہے۔ اور کھلا رہیگا۔ خدا تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی۔ جیسا وہ پہلے بولتا تھا۔ اب بھی اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اور کرتا رہیگا۔ ۶۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر حق ہے۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالےٰ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے اور دعاؤں سے عظیم الشان امور حل ہو سکتے ہیں۔ ۷۔ بعثت بعد الموت کے ہم قائل ہیں اور ہمارا یقین ہے۔ کہ دوزخ و جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن کریم و احادیث میں مذکور ہیں حق ہیں اور یہ کہ حشر کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شفیع ہوں گے۔ ۸۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ جس کی آمد کی انبیائے سابقین نے مختلف ناموں سے خبر دی تھی۔ اور قرآن نے سورہ جمعہ میں وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ الخ میں جسکی آمد کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ فرمایا ہے۔ اور جسکا نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں۔ اور آپکے سوا اور کوئی شخص مسیح موعود نہیں۔ ۹۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے۔ جسکے بعد کسی اور نئی شریعت کی قیامت تک ضرورت نہیں۔ اور آنحضرت صلعم تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں۔ اور آپکے بعد کوئی شخص سوائے آپکی کامل اطاعت اور آپکی شاگردی کے اعلیٰ کمالات حاصل کرنے تو الگ رہے۔ مومن بھی نہیں ہو سکتا پس ہم اس بات کے ہرگز قائل نہیں۔ کہ اس اُمت کی اصلاح کے لئے کوئی شخص پچھلے نبیوں میں سے دوبارہ اس دنیا میں بھیجا جائے۔ کیونکہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ میں کمزوری ماننی پڑتی ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں (نعوذ باللہ) اتنی طاقت نہیں۔ کہ اپنی اُمت کی خود اصلاح کر سکیں۔ اور دجالی فتنہ کو دور کر سکیں؟ پس کیا ضرورت ہے جو دوسرے نبی کو مدد کے لئے بلایا جائے۔ لہٰذا ہمارا یقین ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی اُمت میں سے آپکے ہی فیض اور قوت قدسیہ کے اثر سے ایک شخص نبوت کا درجہ پا سکتا ہے۔ اور آپکے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو کوئی نئی کتاب لائے۔ یا جس نے نبوت کا درجہ براہ راست بلا اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پایا ہو۔ نہ پرانا۔ کیونکہ اس میں صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا۔ اور دوسری طرف آنیوالے مسیح کو نبی اللہ کہہ کر یاد فرمایا ہے۔ جسکے مطابق ہمارا ایمان ہے۔ کہ اُمت محمدیہ میں سے ایک شخص (مسیح موعودؑ) نے اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں درجہ نبوت حاصل کیا ہے۔ ۱۰۔ ہم معجزات انبیاء کے قائل ہیں جن کا اصل قرآن کریم کے مطابق آیات اللہ ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے جلال کے اظہار اور اپنے مرسلوں کی صداقت کے اثبات کے لئے اپنے رسول کے ہاتھ پر ایسے نشان دکھاتا ہے۔ جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں۔ ۱۱۔ مثیل موسیٰ یعنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم موسیٰ سے افضل اور مثیل مسیح یعنے مسیح موعود سے افضل ہے۔

۱۲۔ مسیح موعودؑ کے انکار کا وہی نتیجہ ہے۔ جو دوسرے انبیاء کے انکار کا۔

ہدایات:۔ ۱۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز قطعی حرام ہے۔ ۲۔ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں۔ ۳۔ غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی منع ہے۔ ۴۔ خلیفہ وقت کی بیعت ضروری ہے۔ ۵۔ ضروریات سلسلہ کے لئے حسب حیثیت چندہ دینا واجب ہے۔ ۶۔ سلسلہ کا مرکز مدینۃ المسیح قادیان ہے۔

## الفاظ بیعت حضرت خلیفہ ثانی

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ ۲ بار۔ میں آج محمود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ اور اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ شرک نہیں کروں گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنیکی کوشش کرتا رہوں گا۔ تبلیغ اسلام کو اپنا اعلیٰ وظیفہ خیال کروں گا۔ قرآن کریم اور احادیث کے پڑھنے پڑھانے یا سننے میں کوشاں رہوں گا۔ جو نیک کام تم مجھے بتاؤ گے۔ ان میں ہر طرح تمہارا فرمانبردار رہوں گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا اور حضرت مسیح موعودؑ کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۳ بار۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ۔ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۳ بار۔

اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ تو میرے گناہ بخش۔ کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔

اور بعد ازاں دعا کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تختگاہِ خلافت

## ایوان خلافت

سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ ایدہ اللہ بنصرہ کا زخم ران ہنوز مندمل نہیں ہوا اور اسکی وجہ سے ڈاکٹر صاحب نے چلنے پھرنے سے منع کیا ہے۔ اس لئے صرف ایکدن حضور جمعہ کے روز باہر تشریف لائے۔

گو ہر روز زائرین کو اندر بھی اجازت حاضری ہو جاتی ہے۔ مگر وہ دربار جو ظہر نماز کے بعد ہوتا تھا۔ شروع ہفتہ فروری سے نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد تر صحت کامل عطا فرماوے آمین ٭ الحمد للہ کہ حضور ۲۲۔ کو باہر تشریف لائے۔ اور دیر تک حدام میں رونق افروز رہے ٭

## خاندان رسالت

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا مع دیگر صاحبزادگان سلمہم الرحمٰن وجمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین خیریت سے ہیں ٭

## خلافت اولیٰ

کے تمام ممبر بعافیت خوش وخرم ہیں ٭

## نواب صاحب قبلہ

عالیجناب خانصاحب محمد علیخان کی طبیعت الحمد للہ پہلے سے بہت اچھی ہے۔ اور صحت دن بدن افزوں ہو رہی ہے۔ خدا تعالیٰ اس مبارک وجود کو کامل صحت عطا فرماوے۔ آمین

## منشی صاحب

بہ تقریب شادی بحکم حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ حسب درخواست سید عابد حسین صاحب تحصیلدار پوہئی علاقہ بندھیل کھنڈ جانب جہانسی تشریف لے گئے ہیں۔ واپسی پر انبالہ شہر دو روز تبلیغی لکچر بحکم خلیفۃ المسیح دیں گے جس کی درخواست اخویم بابو عبدالرحمٰن صاحب ہیڈ ٹریزری کلرک انبالہ نے کی تھی۔

## ایڈیٹر فاروق کی غیر حاضری

۲۴۔ فروری کو یہ اخبار روانہ کر کے خادم سلسلہ ایڈیٹر فاروق بحکم سید القوم حضرۃ خلیفۃ المسیح بہ تقریب خفقانہ ماسٹر قاضی عبدالحق صاحب گوجرانوالہ جائیگا۔ اور اس تقریب پر اکابرین سلسلہ میں سے ماسٹر شیر علی صاحب بی۔ اے۔ ماسٹر محمد دین صاحب بی اے ومیر محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل ومولوی فضل دین صاحب مختار عدالت وچند دیگر بزرگان بھی حضور کی اجازت سے تشریف لے جائیں گے۔ شاید دو ہفتہ کا اخبار شائع نہ ہوگا۔

## بھٹہ کا کام

میاں معراج الدین عمر صاحب نے خشت پختہ کے لئے یہاں بھٹہ کا کام شروع کر دیا ہے جس سے مکانات تعمیر کرانے والوں کو جو دقت عدم دستیابی اینٹ سے ہو رہی ہے۔ وہ رفع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔

## لنگر خانہ

میر محمد اسحاق صاحب جو سلسلہ کے درخشندہ گوہر اور ام المومنین رضی اللہ عنہا کے برادر اصغر اور مدرسہ احمدیہ کے لائق استاد اور صدر انجمن کے مستعد کارکن ممبر ہیں۔ آج کل لنگر کے افسر ہیں۔ اور نہایت تندہی اور توجہ سے انتظام بیت المال ولنگر میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزاء خیر دے۔ آمین ٭

## ڈاکٹر الٰہی بخش مرحوم

کی جگہ جو قضا الٰہی سے خالی ہو گئی ہے۔ اس کے پُر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہائی سکول میں ضرورت محسوس ہو۔ تو ایک سب اسسٹنٹ سرجن دونوں جگہ کا کام کر سکتا ہے۔ اس کو کچھ الاؤنس دیا جائے۔ اور دونوں جگہ کا کام لیا جائے۔ اور یہ اسامی بچت میں ڈالدی جائے۔ تو بہتر ہے ٭

## تخفیف

صدر انجمن میں جو تخفیف کا سوال پیش ہے اس کا جواب ایسی تخفیفوں سے دینا چاہیئے جو کچھ مفید اور کار آمد ہوں۔ نہ کہ چند وظیفہ خواران اور دو دو تین تین روپیہ والوں کی تخفیف سے اس سوال کو حل کر دیا جائے۔ ایسی بہت سی آسان اور مفید تخفیفیں ہو سکتی ہیں۔ جن کو عمل میں لانے سے کام میں بھی ہرج نہ ہو۔ اور بچت بھی خاصی نکل آئے۔ امید ہے کہ جن کے سامنے یہ سوال بغرض حل پیش ہونے والا ہو۔ وہ نہایت غور وفکر سے بہتر سے بہتر طریق پر اس کو حل کریں گے ٭

## چند سوالات کے جواب

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ۱۹۔ فروری کو ایک دوست کے مندرجہ ذیل سوالات کے ذیل کے جوابات لکھوائے۔

(۱) اقوام ہندوستان میں مشرک کون ہیں۔ اور اہل کتاب کون ہیں۔

**جواب:۔** جو لوگ کسی کتاب کے ماننے کا دعوے کرتے ہیں وہ اہل کتاب ہیں۔ اور جو کسی الہامی کتاب کو ماننے کا دعویٰ نہیں کرتے وہ اہل کتاب نہیں ٭

(۲) ہندو۔ پارسی۔ جینی۔ برہمو۔ بدھ اور آریہ سماج مشرک ہیں یا اہل کتاب۔

**جواب:۔** ان میں سے جو کوئی کسی الہامی کتاب کو مانتا ہے وہ اہل کتاب ہے۔ برہمو۔ جینیوں کی نسبت میں جانتا ہوں۔ کہ وہ کسی کتاب کو نہیں مانتے۔ بدھوں کے متعلق پورا حال معلوم نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ وہ کتاب مانتے ہیں۔ بعض نہیں۔ سکھوں کے متعلق بھی غالباً وہ کسی الہامی کتاب کو نہیں مانتے ٭

(۳) اگر پارسی اہل کتاب ہیں۔ تو پھر سوال ہے کہ قرآن شریف میں یہ لوگ بزمرہ اہل کتاب کیوں نہ داخل کئے گئے۔ کیونکہ پارسی بوقت نزول قرآن شریف عرب میں موجود تھے ٭

**جواب:۔** قرآن شریف نے کوئی فہرست اہل کتاب کی نہیں دی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے مجوسیوں یعنی پارسیوں سے اہل کتاب سا سلوک کیا ٭

(۴) کیا جو لوگ مشرک ہیں۔ ان کا طعام حرام یا ناجائز ہے اسی طرح کیا ان کی لڑکیاں لینا حرام ہے یا ناجائز ہے ٭

**جواب:۔** مشرکوں کا پکا ہوا طعام جائز نہیں اور اسی طرح ان کی لڑکیاں بھی لینی جائز نہیں ٭

(۵) حضرت مسیح موعودؑ نے جہاد سیفی کو ہمیشہ کے لئے حرام لکھا ہے۔ یا صرف بوقت موجودہ یا جب ضرورت نہ ہو۔ اگر کبھی احمدیوں پر ایسا وقت آوے۔ کہ ان پر کوئی جہاد سیفی کرے تو ان کے لئے مقابلہ جائز ہوگا یا یہ حکم مانع ہوگا ٭

**جواب:۔** فی الحال تو ہمیں جہاد کی ضرورت نہیں۔ آگے کا حال خدا جانتا ہے۔ آئندہ کے احکام اپنے وقت پر ہی کھلتے ہیں پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام سے لوگ یہ سمجھتے رہے۔ کہ مسیح جہاد کرے گا۔ حالانکہ اصل مطلب یہ تھا۔ کہ مسیح جہاد بند کرے گا ٭

(۶) بعد حضرت مسیح موعودؑ کے بھی کوئی نبی آسکتا ہے اگر آسکتا ہے تو کیسے ٭

**جواب:۔** اگر کوئی آویگا۔ تو اپنے ساتھ وہ دلیل بھی لاویگا ہمیں اس جھگڑے میں پڑنے سے کیا فائدہ ٭

## ایکہزار روپیہ نقد کا عطیہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اپنے سلسلہ کی ضروریات کے پورا کرنے کیلئے خود ہی اپنے نیک بندوں کے دلوں میں تحریک پیدا کرتا ہے اسوقت صدر انجمن کو روپیہ کی جسقدر ضرورت ہے وہ سب دوستوں پر عیاں ہے جو مضمون بعنوان فوری توجہ کے قابل الفضل میں شائع ہوا۔ اور اس کے بعد تمام سکرٹریوں کے پاس وہی مضمون بطور سرکلر بھیجا گیا۔ اسکی تعمیل میں ہر احمدی کو حصہ لینا چاہیئے۔ لاہور میں بھی زاہمی چندہ کے لئے کوشش کیجا رہی ہے۔ وہ مضمون سب دوستوں کو جمعہ کے دن سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ لاہور نے سنا دیا۔ اللہ تعالیٰ اس تحریک میں شامل ہونیوالے سب دوستوں پر اپنی رحمت نازل فرماوے۔ آمین

نوٹ:۔ یہ اخبار لاہور میں ۲۴۔ فروری کو شائع ہوا۔ اور ۲۵۔ کو قادیان پہنچا۔ اس لئے اس میں شامل ہونیوالے دوستوں کی رقوم کا خاص نمبر ۲۵۔ کو نہیں آسکا۔ اور ۲۶۔ کو آئیگا۔ اس لئے اس نمبر میں شامل ہونیوالے دوستوں کی رقوم کا ذکر نہیں کیا گیا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اخبار فاروق

قادیان دارالامان۔ مورخہ ۲۴۔ فروری ۱۶ء

## النبوۃ فی الاسلام پر ریویو

### نمبر ۶

### مولوی محمد علی صاحب کا شیوۂ تحریف

(از سعدی پنجاب)

اس شخص کے لئے کسقدر قابل شرم یہ بات ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت کا دم بھرے۔ اور آپکے سلسلہ کے بالمقابل ایک سلسلہ کھڑا کرے۔ اور اسکا امیر یا امام کہلائے لیکن جب وقت کوئی بات پیش کرنی ہو۔ تو ہمیشہ لیکھرامی تحریف کو اپنا شیوہ بنائے۔ افسوس مولوی محمد علی صاحب نے الوصیۃ کے پیش کرنے میں بہت سارے ان مقامات کو عمداً ترک کردیا ہے۔ جو ان کے مقاصد کے سراسر خلاف تھے۔ بعینہٖ آج اپنی کتاب میں اسی دیرینہ عادت کا اعادہ کیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ان کلمات کو جو ان کے مقاصد کے سراسر خلاف تھے۔ عمداً ترک کرکے مخلوق خدا کو دھوکہ میں ڈالنا چاہا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ خواہ کوئی شخص عبارت پیش کردہ سے کچھ بھی مطلب نکالے۔ لیکن ایک معمولی خدا ترس انسان کے لئے بھی یہ ضروری ہے۔ کہ حوالہ دینے میں امانت و دیانت کو ہاتھ سے نہ دے۔ کجا ایسا شخص جو ایک باغی جماعت کا امیر ہونیکا ادعا کرتا ہو۔ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب

### مولوی محمد علی کا ادعائے باطل

النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۳۲۱ پر یہ عبارت درج کی ہے۔

"اب میں چند الفاظ میں میرے سوال کو ختم کرتا ہوں۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فضیلت کا دعوےٰ تو ضرور کیا ہے۔ مگر فضیلت کلّی کا دعوےٰ ہرگز نہیں کیا۔ کسی تحریر میں کسی تقریر میں فضیلت کلّی کا لفظ موجود نہیں دکھایا جا سکتا۔ × × × × × × ×

ہاں "تمام شان میں بڑھ کر" ہونے کے یہ معنی نہیں کہ فضیلت کلّی ہے۔ کیونکہ اگر یہ معنے ہوتے۔ تو اپریل ۲ء میں تو دافع البلاء میں یہ لکھیں۔ کہ مسیحؑ کو مجھ پر فضیلت کلّی ہے۔ اور مئی ۱۹۰۲ء میں اپنی قلم سے ریویو میں یہ لکھیں کہ:۔

"ایسا ہی مثیل عیسےٰؑ بھی بہت سی باتوں میں عیسےٰؑ سے بڑھ کر ہے۔ اور یہ جزئی فضیلت ہے۔ جسکو خدا چاہتا ہے دیتا ہے"۔ ریویو مئی ۱۹۰۲ء

اب مولوی صاحب نے اس عبارت میں دعوےٰ تو بہت کیا ہے۔ کہ فضیلت کلّی کے الفاظ کہیں موجود نہیں۔ گو اسکا جواب بھی ہمارے پاس کافی ہے۔ لیکن اس وقت جو چیز زیادہ تر قابل توجہ ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے دافع البلاء والے الفاظ کہ میں تمام شان میں مسیحؑ ابن مریمؑ سے بڑھ کر ہوں۔ کا مطلب صرف یہ لیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ جزئی طور سے بڑھ کر تھے۔ اور اس کے لئے ایک حوالہ ایسا دیا ہے۔ کہ جس کو اگر پہلی عبارت سے ملا کر پڑھا جاوے تو وہ ہمارے عقیدہ کے مخالف نہیں۔ بلکہ ہمارے عقیدہ کی تائید کر رہا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے جو حوالہ درج کیا ہے۔ وہ بالکل بے معنے اور لغو ٹھہرتا ہے۔ تاوقتیکہ پہلی عبارت اس کے ساتھ نہ ملائی جاوے۔ اس سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ مولوی صاحب مسیح موعودؑ کے کلام کی قطع و برید کرنے میں کیسے دلیر ہیں۔

### مولوی محمد علی کی خیانت

اب میں ذیل میں مولوی صاحب کا پیش کردہ حوالہ ایک طرف اور حضرت مسیح موعودؑ کا تحریر کردہ حوالہ دوسری طرف درج کرتا ہوں۔ اور ان الفاظ کو موٹا کرکے لکھتا ہوں جن الفاظ کو مولوی صاحب نے اپنے مقاصد کے برخلاف پاکر عمداً ترک کردیا۔ چنانچہ وہ یہ ہے۔

مولوی صاحب کا پیش کردہ حوالہ۔

"ایسا ہی مثیل عیسےٰؑ بھی بہت سی باتوں میں عیسےٰؑ سے بڑھ کر ہے اور یہ جزئی فضیلت ہے جس کو خدا چاہتا ہے دیتا ہے"۔

حضرت مسیح موعودؑ کا تحریر کردہ حوالہ مع ان الفاظ کے جن کو مولوی صاحب نے عمداً ترک کیا۔

"جسطرح مثیل موسےٰؑ بہت سی باتوں میں موسےٰؑ سے بڑھ کر ہے ایسا ہی مثیل عیسےٰؑ بھی بہت سی باتوں میں عیسیٰؑ سے بڑھ کر ہے اور یہ ایک جزئی فضیلت ہے۔ جسکو خدا چاہتا ہے دیتا ہے"۔

اب خدارا ذرا مسیح موعودؑ کی تحریر کردہ عبارت کو پڑھو۔ اور دیکھو کہ پہلی عبارت کے ملانے سے عبارت کا مفہوم کیسا بدل جاتا ہے اور مولوی صاحب کی پیش کردہ عبارت سے جو مفہوم مولوی صاحب نے نکالا ہے۔ وہ پہلی عبارت کے ملانے سے بالکل غلط اور باطل ٹھہر جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے پیش کردہ حوالہ سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس جزئی فضیلت میں آپنے حضرت نبی کریمؐ کو بھی شریک کیا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ

"جسطرح مثیل موسےٰؑ بہت سی باتوں میں موسےٰؑ سے بڑھ کر ہے"۔

سے ظاہر ہے۔ لیکن مولوی صاحب نے ان الفاظ کو عمداً ترک کرکے بات کو ایسے رنگ میں پیش کیا ہے۔ کہ سادہ لوح لوگ فوراً دھوکہ کھا سکیں۔ کیا مولوی صاحب کی امانت اور دیانت کا تقاضا نہ تھا۔ کہ ایک فقرے کو مع ان الفاظ کے جن کے ساتھ اسکا خاص تعلق ہے۔ سارا لکھتے۔ اور پھر جو مرضی چاہتے اس سے نتیجہ نکالتے۔ لیکن افسوس اور صد افسوس مولوی صاحب نے اپنے قدم کو ایک ایسے شخص کے قدم پر مارا جس نے مسیح موعودؑ کے اشتہار میں سے اس عبارت کو نقل نہ کیا تھا جو اس کے مقاصد کے برخلاف تھی۔

اب اس ساری عبارت کو پڑھ کر جو نتیجہ نکالتے ہو۔ نکالو۔ اگر مسیح موعودؑ کی فضیلت جزئی ہے۔ تو پھر آنحضرت صلعم کی بھی فضیلت جزئی تھی۔ اور اگر آنحضرت صلعم کی فضیلت حضرت موسےٰؑ پر کلّی تھی۔ تو لامحالہ مسیح موعودؑ کی فضیلت حضرت عیسےٰؑ پر بھی کلّی ہی تھی۔ کیونکہ اس عبارت میں حضرت مسیح موعودؑ نے "جسطرح" کی فضیلت نبی کریمؐ کی موسےٰؑ پر بیان کی۔ "اسی طرح" کی فضیلت اپنی عیسےٰؑ پر قائم کی ہے پس یہ حوالہ ہمارے مدعا کے عین مطابق ہے۔ نہ کہ مخالف۔

پھر مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ حضرت صاحب نے اپنی فضیلت کو کلّی نہیں لکھا۔ بلکہ "تمام شان میں بڑھ کر ہے" لکھا ہے لیکن "تمام شان میں بڑھ کر" کا مطلب اس واسطے کلّی نہیں ہو سکتا۔ کہ آپنے بعد میں لکھا۔ کہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے۔ سو اس بات کو تو حضرت مسیح موعودؑ کا ہی حوالہ خود رد کر رہا ہے کہ یہاں جزئی فضیلت سے مراد وہ جزئی فضیلت نہیں۔ جو ایک غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔ بلکہ یہاں اس جزئی فضیلت کا ذکر ہے۔ جو نبی کو نبی پر ہوتی ہے۔

پس جبکہ یہ امر ثابت ہو گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے نبی کریمؐ کی حضرت موسیٰؑ پر بہت سی باتوں میں فضیلت بتائی ہے۔ اور اسکو بھی جزئی فضیلت قرار دیا ہے۔ تو یہ کہنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ مسیح موعودؑ نے اپنے لئے جزئی فضیلت لکھا ہے۔ محض نادانی ہے۔ اب میں "دروغ گورا تا بحافظہ باید رسانید" کے مقولہ کے ماتحت مسیح موعودؑ کے لئے کلی کا لفظ پیش کرتا ہوں ؎

"اللہ کے فضل و اس کے احسان سے یہ ہے۔ کہ
اُس نے اس فتح کو مسیح محمدیؐ کے ہاتھ پر رکھا۔
تاکہ لوگوں کو دکھلائے۔ کہ وہ مسیح اسرائیلی سے
اپنی بعض[1] شانوں میں زیادہ کامل ہے۔ اور
یہ اللہ کی غیرت سے ہے"۔ (اعلان خطبہ الہامیہ صفحہ)

پھر آپ فرماتے ہیں ؎

"میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اسکا فضل اُس مسیحؑ
سے مجھ پر زیادہ ہے۔ جو مجھ سے پہلے گذر چکا ہے
میرے آئینہ میں اسکا چہرہ اس سے زیادہ
وسیع طور پر منعکس ہوا ہے۔ جو اس کے
آئینہ میں ہوا تھا"۔ (ڈوئی کے نام دوسرا کھلا خط)

یوں تو شبہات کا سلسلہ نا متناہی ہے۔ اور کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر فیصلہ کے لئے قرائن قویہ کو لیں جو سچائی کا معیار ہو سکتے ہیں۔ تو مسیح موعودؑ کو مسیح ابن مریمؑ سے تمام شان میں بہت بڑھ کر نبی ماننے کے لئے اسقدر دلائل قویہ اور براہین قاطعہ ہمارے پاس موجود ہیں۔ کہ ایک شخص کی سچائی کو قبول کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر اور ہو ہی نہیں سکتے ؎

---

[1] بعض کا لفظ عام ہے۔ سارے حصہ پر بھی بولا جاتا ہے۔ اور کچھ حصہ پر بھی۔ لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ تمام شانوں میں زیادہ کامل تھے۔ کیونکہ بعد میں آپ نے لکھا۔ کہ "میں تمام شان میں بڑھ کر ہوں" ؎

---

موتی میرا نہ تک زلفاس شب دیجور مریں
سرمہ نور شباب
اس سرمہ کے تمام اجزاء طبی فوائد کے رو سے آنکھ کی ہر ایک بیماری کے واسطے خود ہی اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جب انکو مرکب کیا گیا تو جیسے بجلی اپنا کام کرتی ہے۔ ایسے ہی یہ سرمہ اپنی برقی طاقت سے ضعف بصر کے لئے مسیحائی اثر رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال ککرے۔ خارش چشم۔ آنکھ سے لیسدار رطوبت کا نکلنا ان امراض کے لئے بالفصد نہایت موثر ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۳ ماشہ عمدہ۔ چھ ماشہ ۱ عمدہ۔ فی تولہ ۱۰ روپیہ
المشتہر نظام جان عبدالرحمن کاغانی قادیان۔ (گورداسپور)

# حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت

(از قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری)

جناب مولوی محمد علی صاحب اور جناب خواجہ کمال الدین صاحب اور ان کے رفقاء جو حضرت مرزا صاحب کو نبی اور رسولؐ کہنے سے چڑتے ہیں۔ اور دوسرے صلحاء اور اولیاء امت کا سا ایک صلح اور ولی حضورؑ کو سمجھ کر مرشد مرشد کہہ کر پکارتے ہیں۔ اور ہم پر دیدہ دلیری اور افتراء سے یہ الزام دیتے ہیں کہ گویا ہم ان کے حق میں غلو کرتے ہیں۔ اور حضرت اقدسؑ کو حقیقی نبی اور مستقل رسولؐ مانتے ہیں۔ (یعنے صاحب شریعت اور محمد خاتم النبیین سے الگ اور ان کے بالمقابل نبی اور رسولؐ جانتے اور ان کو ظلی امتی اور بروزی رسولؐ نہیں جانتے) اسکا مختصر جواب صرف اسقدر ہے۔ کہ کافر اور مفتری اور بے دین ہے وہ شخص جو ایسا اعتقاد رکھتا ہے۔ یا جو دیدہ دانستہ دوسروں پر افتراء کرتا ہے۔ اگر یہ لوگ لاعلمی اور غلط فہمی سے ہمارے حق میں ایسا مشہور کرتے ہیں۔ تو آج سے بعد ایسا نہ کریں۔ کیونکہ ہم اپنا عقیدہ بار بار ظاہر کر چکے ہیں۔ لیکن اگر افتراء اور شرارت سے دوسرے لوگوں میں ہمارے حق میں غلط بیانی کر کے ہماری جماعت کے حق میں غلط فہمی پھیلاتے ہیں۔ تو جان لیں۔ کہ شریر شرارت کے راہ سے ہرگز کامیاب نہ ہوگا۔ بلکہ ایسوں کے حق میں اولئک ھم الخاسرون کا اعلان موجود ہے۔ کہ ان کا انجام خسران اور ناکامیابی ہے ؎

## خاتم النبیین کے معنے

حضرت اقدسؑ نبی اور رسولؐ ہیں۔ جیسا کہ ہر نبی اور رسولؐ نام اور کام کے لحاظ سے اس خطاب کا مستحق ہے۔ اور جو امور کسی نبی اور رسولؐ کو اس خطاب کا مستحق ٹھہراتے ہیں۔ وہی امور مرزا غلام احمدؑ کو نبی اور رسولؐ کہنے پر زمانہ کو مجبور کرتے ہیں۔ اور لا نفرق بین احدٍ من رسلہ پر ہمارا ایمان ہے ؎

ہاں فرق اسقدر ہے۔ کہ جو منصب اور نعمت پہلے براہ راست نبیوں کو ملتا تھا۔ وہ بعد از سیدنا حضرت خاتم النبیینؐ محمد رسول اللہؐ کے ان کے اتباع اور طفیل سے امت محمدیہ کو ملا ہے۔ اور یہ امر سیدنا محمدؐ کی فضیلت کو دوسرے تمام رسولوں پر ثابت کرتا ہے۔ اور ان کے خاتم النبیین ہونے کے ایک یہ معنے بھی ہیں ؎

رہا یہ امر کہ انبیاء اور رسل سب ایک درجہ کے ہیں۔ یا ایک دوسرے پر فوقیت اور فضیلت بلحاظ درجات کے رکھتے ہیں۔ پس اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ضرور بلحاظ ان فرائض اور حلقہ اثر و خدمت دین کے جو ان کے سپرد ہوتا ہے۔ ان کے درجات میں ایک دوسرے پر فضیلت و فوقیت ہے۔ اس لحاظ سے کوئی نبی اور رسل حضرت محمد رسول اللہؐ کے برابر نہیں ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ پس یہ دو کے معنے ہیں خاتم النبیینؐ کے۔ اور حضرت غلام احمدؑ جو مسیحؑ امت محمدؐ تھے۔ تمام شان میں حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ سے جو مسیحؑ امت موسیٰؑ تھا بڑھکر ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

## ہمارا عقیدہ

بعض سیہ دل یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم مبائعین کی جماعت سیدنا حضرت غلام احمد علیہ السلام کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ افضل الرسل صلعم کے برابر یا ان سے بڑھ کر یقین کرتے ہیں۔ اسکا جواب بھی مختصر الفاظ میں یہ ہے۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں۔ کہ حضرت غلام احمد علیہ السلام نبی تھے رسول تھے۔ مگر سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ آمتی تھے۔ تابع تھے۔ ہماری شریعت قرآن کریم ہے۔ جو کامل شریعت ہے۔ ہمارا دین اسلام ہے۔ ہمارا قبلہ بیت اللہ واقعہ مکہ معظمہ ہے۔ ہم ایک ذرہ شریعت اسلامیہ پر کمی یا زیادتی موجب کفر جانتے ہیں۔ ہمارے امام علیہ السلام نبی تابع شریعت قرآنیہ تھے۔ اور یہ امر ان کی نبوت کے مانع ہرگز نہیں۔ آخر انبیاء بنی اسرائیل بھی تو تورات کی شریعت کے اتباع کرتے اور اس کے ذریعہ فیصلے دیتے تھے۔ تو کیا وہ نبی نہ تھے ؎

## مسیح موعودؑ کو خدا و رسولؐ و انبیاء نے نبی کہا

حضرت غلام احمد علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے اپنی وحی اور الہام میں نبی کے نام سے پکارا۔ انبیاء ماسبق نے اپنی کتب میں نبی کے نام سے یاد کیا۔ اور حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلعم نے نبی اللہ کے اسم مبارک سے موسوم کیا۔ امت محمدیہ سب بالاتفاق مسیح موعودؑ کو نبی جانتی ہے۔ اور یہ امر کتب سابقہ میں موجود ہے۔ حضرت صاحبؑ نے نبیوں والے فرائض نہایت خوبی سے ادا کئے۔ اور زمین اور آسمان نے آپ کے نبی ہونے کی شہادات دیں۔ اور زور سے دیں۔ دلائل اور براہین سے آپ کی نبوت ثابت ہے حضرت صاحبؑ نے منہاج نبوت پر ہمیشہ اپنے آپ کو پیش کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس حضرت صاحب نے نبیوں کا نام پایا۔ اور نبیوں والا کام کیا۔ ایسے حالات کے ہوتے ہوئے بھی جو کجرفتار آپ کو نبی نہیں مانتا۔ یا محض نام کا نبی کہتا ہے۔ وہ امیر الکاذبین ہے ؛

**منہاج نبوت ایک ہے**

ایک خالص سونا ہوتا ہے۔ اور ایک جرمن گولڈ یعنے جس پر سونے کا رنگ ہو۔ مگر خالص سونا نہو۔ پس جس معیار اور محک سے خالص سونا پرکھا جاتا ہے۔ وہ معیار ہرگز جرمن گولڈ کو سونا ثابت نہیں کر سکتا۔ اور جو اس امر کا فائیل ہے۔ کہ دونوں کی شناخت کا معیار ایک ہے۔ وہ دنیا جانتی ہے۔ کہ پاگل ہے اور جاہل ہے۔ اور جھوٹا ہے ؛

پس اگر وہ معیار یا منہاج نبوت جس سے ایک نبی نبی ثابت ہوتا ہے۔ حضرت غلام احمد علیہ السلام کو نبی ثابت نہ کرے۔ تو حضرت اقدسؑ یقیناً نبی نہیں۔ اور پھر حضرت اقدسؑ نے خود اپنے آپکو اور حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح رضؓ اور جناب خواجہ صاحب و جناب محمد علی صاحب نے بھی اسی منہاج کے ساتھ حضرت اقدسؑ کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ حضرت صاحبؑ بلحاظ نفس نبوت کیوں ویسے نبی اور رسولؐ نہ ہوں۔ جیسے کہ انبیاء اور رسل ہوا کرتے ہیں۔ یہاں صاحب شریعت ہونا اور براہ راست نبی ہونا۔ یا تابع نبی ہونا خارج از بحث ہے ؛

اسی معیار اور منہاج سے حضرت صاحب نبی ہیں۔ نیز جو امور اور نعماء اور خلعت اور فرائض کسی نبی کو بحیثیت نبی ہونے کے ملتے ہیں۔ جبکہ وہ سب حضرتؑ میں بڑھ چڑھ کر موجود ہیں تو پھر حضرت صاحبؑ کیوں نبی نہیں ؛

جناب مولوی محمد علی صاحب اور جناب خواجہ صاحب جو حضرت صاحبؑ کو جرمن گولڈ کی طرح جانتے ہیں۔ اور دوسرے انبیاء خالص سونا قرار دئے جاتے ہیں۔ اور یہ امر درست ہے۔ تو جناب مولوی صاحب اور خواجہ صاحب کیوں اپنی تحریرات میں قبل از اختلاف جرمن گولڈ کو خالص سونے کے معیار سے دنیا کے سامنے پیش کیا کرتے تھے۔ کیا اسوقت عوام الناس کو دھوکہ دینا مقصود تھا۔ یا اب تبدیئ عقیدہ ظہور میں آیا۔ اور سمجھ گئے۔ کہ وہ اس سے قبل خود دھوکے میں مبتلا تھے۔ پس دونوں صورتوں میں الزام ان حضرات کے سر پر ہے۔ جس پہلو کو اختیار کریں۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے ایک دفعہ اپنے اشتہار میں یہ ظاہر کیا۔ کہ قاضی محمد یوسف احمدی پشاوری حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے برابر جانتا ہے۔ اور حضرت مرزا محمود احمد صاحبؓ اس کی تصدیق اور تائید کرتے ہیں۔ سخن فہمی عالم بالا معلوم شد۔ اب بھی اگر ؛

# "ہم اور ہمارے مخالفین"

## الارم

(از ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی)

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پیر ہی ہیں دوستو اُس یار کو پانیکے دن

اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ آخری فیصلہ کی راہ کسطرح نکلے گی۔ اور وہ مبارک دن کونسا ہوگا۔ جبکہ حضرت مسیح موعودؑ مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی مخالفین سلسلہ حقہ پر روز روشن کی طرح آشکار ہوگی۔ یوں تو قرآن مجید سے صاف ثابت ہے۔ کہ مذہبی اختلاف تا قیامت رہیگا۔ لیکن یہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ صدق و حق کا غلبہ اور سچائی کی فتح بھی انشاء اللہ تعالےٰ ایک وقت ضرور ہو کے رہیگی۔ پس عالمانہ بحثوں۔ بذریعہ دلائل تائید و تردید اقرار و انکار کا سلسلہ تو نہیں معلوم کبھی ختم ہوگا نہو۔ لیکن آج ہم ایک بہت ہی سیدھا سادہ طریق فیصلہ منکران حضرت احمدؐ آخر زمانؐ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ کاش ان کے دلوں میں خوف خدا اور سچائی کی محبت پیدا ہو۔ اور وہ اس سے فائدہ اٹھائیں ؛

چودھویں صدی میں سے ۳۴ واں سال جا رہا ہے مگر تمہارا متوقعہ مسیحؑ و مہدی آج تک ظہور فرما نہوا۔ بلکہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کے مبعوث ہونے کی جو خبر مخبر صادق (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے دی تھی۔ بایں الفاظ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ وہ بھی اس وقت میں آکے معاذ اللہ غلط ٹھہری۔ اور بہت بُری طرح فیل ہوئی۔ کیونکہ اسلام پر یہ نازک وقت اور سب سے زیادہ پُرفتن زمانہ تو اس بات کا مقتضی تھا۔ کہ کوئی بڑا ہی عظیم الشان مجدد و مبعوث ہوتا۔ جو اسلام کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو پار اُتارتا۔ مگر افسوس صدئ چہاردہم میں دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک حب اسلام کا کوئی دعویدار بھی اس اہم منصب پر ممتاز نہوا۔ گویا اسلام اور مسلمان جتنے زیادہ کسی نادئ برحق کے محتاج تھے۔ اتنا ہی خدا نے ان سے مایوسی بخش سلوک کیا۔ (معاذ اللہ) کہ اپنے حبیبؐ سے قرب کی صدیوں تو برابر مجدد آتے رہے۔ بلکہ بعض میں کئی کئی بھی۔ مگر اب جبکہ امت مرحومہ اور اسکا دین حق بالکل جان بلب ہے۔ تو خدا جس نے "وانا لہ لحافظون" کا وعدہ فرمایا تھا باوجود لا یخلف المیعاد کا اٹل قانون نافذ فرمانے کے معاذ اللہ اپنے حتمی وعدہ کو بالکل بھول ہی گیا۔ حالانکہ بھولنا بھی اس کی عادت نہیں۔ ان ربی لا یضل ولا ینسیٰ۔

غرض اے غم احمدی مسلمانو! اور دینداری کا دم بھرنے والو! تم جسے آسمان سے اُتارنے کی فکر میں ہو۔ وہ تو نہ تا این دم آیا نہ تا قیامت اس کے آنے کی امید۔ اور جو فی الواقعہ خدا کی طرف سے اس موعود منصب پر مامور ہو کر آیا تھا اُسے تم نے قبول نہ کیا۔ حالانکہ زمین آسمان نے اسکی گواہی دی۔ اور خدا تعالےٰ نے اس کی تصدیق میں ہزاروں نشان دکھلائے۔ پس ہم جو الحمد للہ کہ اس فرستادۂ برحق پر ایمان لا چکے ہیں۔ صدق دل و سراسر ہمدردی و نیک نیتی سے تمکو ایک دوستانہ مشورہ دیتے اور تمہیں بڑے زور سے خبردار کرتے ہیں۔ کہ خدائی فیصلہ کا دن ضرور آنیوالا ہے۔ جو ہم میں تم میں سچا فرقان ظاہر کر کے دکھلا دیگا۔ کہ حق پر کون ہے۔ اور برسر ناحق کون؟ لیکن یاد رکھو۔ وہ ایمان تمہارے کسی کام نہ آئیگا ؛

کیا تم بھی آسمان سے اُترنے والے مسیحؑ اور تلوار کے زور سے اسلام منوانے والے خونی مہدی سے مایوس ہو کر آخر ہار کے ہی اس احمدؐ نبی اللہ کی سچائی قبول کرو گے۔ جو عین وعدۂ الٰہی اور بشارت نبویؐ کے مطابق چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوا۔ اور دمشق سے جانب مشرق قریۂ کدعہ میں آسمانی نشانوں کے ساتھ برپا کیا گیا۔ کہ یہی اس کے نزول از آسمان سے مراد تھی ؛

آؤ جیسے ہم تم بظاہر کلمہ کے شریک ہیں۔ مسیحؑ و مہدیؑ کے واسطے سے سچ مچ بھی باہمگر کر ایک ہو جائیں۔ رسولؐ خدا نے مسیح موعودؑ کو آپس کے اختلافات مٹا کر یک رنگ و ہم آہنگ امت واحدہ بنا دینے والا حکم و عدل فرمایا تھا۔ وہ اسی طرح ممکن ہے۔ کہ ہم سب کتاب و سنت کے محکمات کو مقدم کر کے ایک دوسرے سے ایسا عہد وفا باندھیں۔ جو طرفین کے لئے کسی طرح بھی خطرہ کا موجب نہو۔ اور ہمارے نزدیک اس کی یہی صورت ہے۔ کہ جو آچکا۔ اُس کی صداقت کو تم قبول کر لو۔ اور جس کی تمہیں ابھی توقع ہے۔ اس کی نسبت ہم قول و قرار کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ واقعی آسمان سے نازل ہوا۔ تو

* ہمارا عقیدہ سمجھ میں نہ آیا۔ تو ڈاکٹر صاحب بہت ہے بھی اعلیٰ درجہ کے ڈاکٹر سے اپنے دماغ کی صحت کے لئے علاج کرائیں۔ والسلام ۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُسے ہم کیا ساری دنیا ہی بے چون وچرا مان لیگی۔ گو ہم یقین اور وثوق کے ساتھ ایک لمحہ کے لئے بھی یہ ماننے کو تیار نہیں۔ کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شخص ایسا ہو سکتا ہے۔ جو اسی جسم خاکی سے آسمان پر جائے اور خدا تعالےٰ کی سنت قدیمہ ولکم فی الارض مستقر کو باطل ٹھہرانے کے لئے ہزاروں برس وہاں رہے۔ پھر وہاں سے دوبارہ دنیا میں نازل ہو۔ کیونکہ اگر ایسا ممکن ہوتا تو غیرت الٰہی کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ اپنے حبیب افضل الانبیاء کی خاطر یہ نشان دکھلاتا۔ جبکا انھوں نے مطالبہ بھی کیا تھا۔ کہ او ترقی فی السماء الخ۔ مگر وہاں تو صاف ٹکا سا جواب مل گیا۔ کہ اے حبیب! ان حکمی معجزہ مانگنے والوں سے کہدو۔ سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولاً۔ گویا آسمان پر جانا بشر رسولؐ کا کام نہیں۔ اور یہ بھی ہم ہرگز ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ جو وجود پاک لولاک لما خلقت الافلاک کا مصداق ہو۔ اُسے تو بہزار مشکلات اور خون خرابوں کے بھی مدت العمر میں لاکھ سوا لاکھ سے زیادہ قبول کرنے والے نصیب نہ ہوں۔ حالانکہ وہ انی رسول اللہ الیکم جمیعاً بھی للکار کر فرما چکا ہو۔ مگر جو اپنے جیتے جی قبول کرنیوالے بارہ آدمی بھی فراہم نہ کر سکا ہو۔ اُسے رسول عربیؐ (فداہ نفسی) کی ختم نبوت توڑنے کے صلہ میں ایک دم ساری دنیا سچا ماننے کے لئے آمادہ ہو جائے۔ لیکن بایں ہمہ موانع عقلی ونقلی ہم بطریق تنزل تمہاری خاطر یہ قول دیتے ہیں۔ کہ تم ہمارے امام برحق کو مان لو۔ جب تمہارا مزعومہ مسیحؑ نازل ہوگا۔ ہم اُسے بھی مان لیں گے۔ کیونکہ ہمیں تو قرآن پاک نے تعلیم ہی یہ دی ہے۔ کہ جو خدا کی طرف سے آئے۔ اسے مان لو۔ (وامایاتینکم منی ھدیً فمن تبع ھدای الخ) بالفرض اگر ہم اس مسلک میں اپنی سادہ لوحی یا غلطی سے کسی ٹیڑھے تاریک یا غلط رستہ پر قدم مارنے لگیں۔ تو اس سے ہٹا کر سیدھے سچے روشن رستہ پر ڈالنے کی خدا تعالےٰ خود گارنٹی دے چکا ہے۔ اللہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور۔

اب رہی یہ بات کہ اس سمجھوتہ میں ظاہری اطمینان کی کیا صورت ہو۔ سو یہ بالکل سہل اور سیدھی بات ہے کہ تم فروعی اختلافات اور حیل وحجت کے نا متناہی سلسلہ کو قطع نظر کر کے یہ دیکھ لو۔ اور بروئے کتاب وسنت خوب اپنی تسلی کر لو۔ کہ آیا ہماری جماعت اصولاً احکام اسلام کی پابند ہے یا نہیں۔

اگر اس سہل ترین طریق فیصلہ کو بھی تم قبول نہیں کرتے۔ تو پھر آخری مگر اس سے بھی بڑھ کر قابل اعتماد چارۂ کار یہ ہے۔ کہ تم خدا پر ایمان رکھتے ہو۔ تو اسی سے رو رو کر دعائیں مانگو۔ اور بالاتفاق ایک دن مقرر کر کے اس روز سے برابر چالیس دن تک دعاؤں میں لگے رہو کہ خدایا تو سچا اور تیرے وعدے سچے ہیں۔ تو مسیح موعود و مہدی کو بھیج۔ یا جو اس نام سے آچکا ہے۔ وہی سچا ہو۔ تو اس کی سچائی ہم پر کھول دے۔

اگر تم ان دونوں طریق میں سے ایک کو بھی اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہو۔ تو اپنے آبائی عقائد کے حق میں کچھ نہ کچھ حیل وحجت تو ان کفار ومشرکین تک کے پاس موجود ہے۔ جنھوں نے آجتک ہزاروں انبیاء میں سے ایک کو بھی نہیں مانا۔ بلکہ خود خدائے پاک کا انکار کرنے والے کے دلائل تو ایسے ہیں۔ کہ اہل مذاہب میں سے ہر کس وناکس کو ان کے رد کی جرأت نہیں پڑتی حالانکہ خدا پرست فرقے اس ذات کو واجب الوجود مانتے۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب کہتے اور خدا جانے کس کس طرح بدیہیات میں شمار کرتے اور مستغنی عن الثبوت بتلاتے ہیں۔ پس اگر تمہارے نزدیک بھی کفار عرب والا ما وجدنا علیہ اٰباءنا کا ایک ہی بوسیدہ وفرسودہ عذر وحیلہ کافی اور تسلی بخش ہے۔ تو پھر یاد رکھو اور

## کان کھول کر سن لو

کہ خدا کے زور آور حملے جن کی آج سے بیس تیس سال قبل خبر دی گئی تھی۔ اور جو مختلف رنگوں اور مختلف شکلوں میں تمام ممالک واقوام پر مسیح موعودؑ کی حجت پوری کر چکے ہیں۔ اور ابھی تک دنیا کو ان کی تباہی سے رستگاری حاصل نہیں ہوئی۔ وہ تمہیں بھی اس مامور برحق کی صداقت کے زندہ وزبردست نشانوں سے خالی نہیں چھوڑیں گے۔ کیونکہ اس نے آج سے کئی سال پہلے اللہ تعالےٰ سے علم پاکر خبردار کر دیا تھا۔ کہ یہ مت سمجھو۔ کہ ان آفات سے تمہارا ملک محفوظ ہے۔ بلکہ "میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے"۔

کاش منکران مسیح موعودؑ سوچیں۔ کہ طاعون وزلازل وغیرہ کا شکار ہونے والے اگر مرتے وقت خدا کے اس راستباز کو سچا جانکر بھی گئے ہوں۔ تو فرعون کی طرح ان کا یہ ایمان ان کے ہرگز کام نہ آئے گا۔ بجز اس کے کہ پسماندوں کے واسطے موجب عبرت بنیں۔

پس آنے والی آفات کے ظہور پر جو لوگ آسمانی تازیانہ کے زور سے آخرکار یہ کہیں گے۔ کہ اچھا مسیح قادیانی ہی سچے ہوں گے۔ ان کے ایمان کی خدا تعالےٰ کی نظروں میں کیا قدر ووقعت ہو سکتی ہے؟

یہ قضائے آسمانی ہے۔ یہ قدرت کا اٹل فیصلہ ہے کہ احمد نبی اللہ کی سچائی دنیا کو طوعاً وکرہاً ماننی پڑیگی۔ پس مبارک ہیں وہ جو پہلے سے اس نور کو قبول کریں۔ اور عذاب الٰہی سے بچنے کا وقت پر سامان کر لیں۔ مگر جنہیں اس کی مخالفت پر اصرار ہے۔ ہم انہیں یہ الارم نہیں بلکہ الٹی میٹم دیتے ہیں۔ کہ اگر خدا ہے۔ اور یقیناً ہے اور وہ حق کا حامی ومددگار بھی ضرور ہے۔ تو وہ لاریب احمد نبی اللہ کو فتح مند وکامیاب کرے گا اور مخالفین سارے کے سارے مع اپنے حمائتیوں کے جو اپنی متفقہ طاقت سے بھی آج تک تو احمد قادیانی کے مقابلہ میں کوئی میدان جیت نہیں سکے۔ خائب وخاسر ہوں گے۔

فتدبروا یا اولی الابصار وما علینا الا البلاغ

اگر وہ معاذ اللہ کاذب ومفتری تھا۔ جس کے تباہ کرنے کو غیرت الٰہی اکیلی ہی کافی سے زیادہ ہونی چاہیئے۔ چہ جائیکہ ہزاروں لاکھوں معاونوں سمیت بھی اسکا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

فتدبروا یا اولی الابصار۔ والسلام علےٰ من اتبع الھدےٰ

## سر گروہ غیر مبائعین

یہ کیا عجیب اور مضحکہ انگیز منطق ہے۔ کہ ایک شخص جو جماعت کے $\frac{1}{100}$ حصہ کا پیشوا تصور کیا جاتا ہے۔ وہ تو اپنے آپ کو امیر جماعت کہلائے۔ مگر وہ جسکی ۹۹ حصہ جماعت احمدیہ جماعت نے بیعت کر لی ہو۔ اور وہ اس کی اطاعت کو فرض عین اور سعادت دارین سمجھیں۔ خلیفہ اور امیر تسلیم نہ کیا جائے۔ پھر یہ امر بھی کچھ وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ جن کے دماغ عقل صحیح سے خالی اور دل روشنیٔ ایمان سے پاک ہیں۔ کہ معدودے چند لوگ جو کل جماعت کا سوواں حصہ ہیں جن کے نزدیک کسی خلیفہ یا اس کی بیعت ضروری نہیں۔ اور بحالت اختلاف اطاعت فرض نہیں وہ تو جماعت کہلائیں۔ مگر باقیماندہ کثیر حصہ جماعت جو ایک شخص کے ہاتھ پر بوعدہ اطاعت متفق ہو چکا ہے وہ جماعت کہلانے کے مستحق نہیں۔ علاوہ ازیں اگر احمدیوں کا ایک گروہ کسی شخص واحد کے ماتحت نہ رہکر جماعت کہلا سکتا ہے تو غیر احمدی مسلمانوں نے کونسا قصور کیا ہے کہ اسیطرح وہ بھی ایک جماعت کے حکم میں نہ آسکیں

(باقی بقیہ صفحہ ۷ کالم ۳ پر)

# مختصر نوٹ

## پنجاب کی زرعی حالت

صوبہ پنجاب کی زرعی حالت کا خلاصہ بابت ہفتہ مختتمہ ۸۔ فروری حسب ذیل ہے ؎

جنوب مشرقی۔ مغربی اور دامن کوہ کے اضلاع میں خفیف بارش ہوئی۔ لیکن یہ غیر مکتفی تھی۔ تاحال بارش کی ہر جگہ ضرورت ہے۔

گندم اور دیگر ایستادہ فصل ربیع کی حالت اور توقعات آبپاشی شدہ رقبہ پر بالعموم معمول کے مطابق ہیں۔ لیکن بارانی رقبوں کی فصلیں خشک سالی کی وجہ سے خراب اور پژمردہ ہو رہی ہیں۔

جنوبی اضلاع میں کہیں کہیں زور کی سرد ہواؤں نے فصلوں کو نقصان پہنچایا ہے ؎

بعض اضلاع میں ہنوز منیشکا رس نکالا جا رہا ہے۔ اور توریہ کی فصل فراہم کی جا رہی ہے۔ پیداوار حسب معمول ہے ؎

چند اضلاع میں زاید ربیع کی قلیہ رانی اور تخمریزی ہو رہی ہے ؎

مواشی عام طور پر تندرست ہیں۔ لیکن چارہ کی قلت سے کمزور اور دبلے ہو رہے ہیں ؎

پینے اور آبپاشی کے لئے پانی کی کافی مقدار ہے۔ لیکن انبالہ میں نہر کے پانی کی قلت محسوس ہو رہی ہے ؎

نرخ اجناس بالعموم ایک حالت پر قایم ہیں۔ اور انتہائی وقحط کے نرخوں کے بین میں ہیں۔ گندم کا نرخ انبالہ میں ۸ ۱/۲ سیر لاہور میں ۸ ۳/۴ سیر۔ راولپنڈی میں ۹ سیر۔ اور لائل پور میں ۹ ۱/۲ سیر ہے ؎

## کاغذ بنانے کی کمپنی کی ضرورت

اخباری ضروریات میں سب سے زیادہ ضروری چیز کاغذ ہی جب کاغذ نرخ بازار میں روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے۔ چنانچہ جس کاغذ پر پہلے سوا دو روپے خرچ ہوتے تھے۔ اب تین روپے ہوتے ہیں) اور بعض سائز کا کاغذ بھی دستیاب نہیں ہوتا۔ اگر کاغذ کی گرانی اسی طرح روز افزون رہی۔ تو یہ بات یقینی ہے۔ کہ یا تو اخباروں کی قیمت میں بہت زیادہ اضافہ ہو اور یا بہت سے اخبارات بند ہو جائیں۔

سو اس کے لئے "آگرہ اخبار" کی رائے سے ہمیں اتفاق ہے۔ کہ جب یورپ سے کاغذ حسب مراد نہیں مل سکتا تو ہندوستان میں ایک نیوز پیپر مل کمپنی قایم کر لی جاوے۔ جو تمام ملکی اخبارات کی ضروریات کو اکیلی پورا کر سکے۔ اور اس کی موجودگی میں پھر کہیں سے کاغذ منگانے کی ضرورت نہ ہو۔ اس کمپنی کے لئے سرمایہ تمام ملکی اخبارات سے بصورت چندہ وصول کر لیا جائے۔ اور وسط ملک میں یہ کمپنی اعلیٰ پیمانہ پر قایم کی جائے۔ چندہ دینے والوں کے حصے مقرر کر دیئے جائیں۔ جو ماہانہ یا سالانہ تقسیم کئے جا سکیں۔ اور یہ کمپنی ملکی ضروریات کی تکمیل کے علاوہ بیرونجات کو بھی کاغذ روانہ کر سکے ؎

کاغذ ہندوستان میں پہلے بھی بنتا تھا۔ اور اکثر قلمی کتابوں میں اس کا نمونہ پایا جاتا ہے۔ مگر آجکل کاغذ میں بہت کچھ اصلاح کی گئی ہے۔ اور وہ پہلے بنے ہوئے کاغذوں سے بہتر ہے۔ لیکن اگر وہی کاریگر اس اصلاح کو مدنظر رکھ کر کاغذ بنانا چاہیں۔ تو موجودہ کاغذ سے بہتر کاغذ بن سکتا ہے۔ اب کاغذ کا قحط ہندوستان میں بہت زیادہ قابل محسوس ہو چلا ہے۔ اور لکھنؤ پیپر مل تمام ملکی ضروریات کی تکمیل کے لئے ازبس ناکافی ہے ؎

## سکولوں میں ڈرامے نہیں ہونے چاہئیے

"ہمعصر آگرہ" کی اس رائے سے ہمیں کامل اتفاق ہے۔ کہ ہر مدرسہ تہذیب و اخلاق سکھانے کا ذمہ دار ہے۔ نہ کہ اس کے مٹانے کا اور یہ ظاہر ہے۔ کہ ڈراما کھیلنے سے لڑکوں میں تہذیب نہیں آ سکتی۔ بلکہ اگر ان میں تھوڑی بہت تہذیب باقی ہے۔ اسے بھی معرض خطر میں سمجھئے۔ یہ کسقدر مضحکہ انگیز بات ہے۔ کہ وہ ادارہ مدرسہ جو طلباء کو ہر قسم کے گرے ہوئے مذاق سے روکتے رہتے ہیں۔ جن کے سامنے طلباء کبھی سگرٹ نہیں پیتے۔ چلا کر بات نہیں کرتے۔ اور جن کی تعظیم کے لئے سروقد کھڑے ہو جاتے ہیں۔ سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہوں اور طلباء ان کی نگاہوں کے سامنے شراب نوشی۔ ہم آغوشی۔ قتل و خون۔ محبت اور نفرت کے جذبات کی زندہ تصویر بنے ہوئے کھڑے ہوں ؎

ہم اس رائے کے قطعاً مخالف ہیں۔ کہ سکولوں میں ڈرامے کھیلے جائیں۔ انگلستان میں اگر ایسا ہوتا ہے۔ تو وہ اس ملک کی رسم ہے۔ اور اگر تقلیدی رنگ غالب ہی ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور بغیر ڈراما کھیلے کسی طرح گزر نہیں ہے۔ تو سادہ لباس معمولی میں ایسے ڈرامے کھیلنے چاہئیں جن سے کوئی اچھا نتیجہ اور اچھی نصیحت نکلتی ہو۔ اور جن میں حسن و عشق کا شبہ بھی نہ ہو سکے۔ اگر صاحبان اسکول چاہیں۔ تو ایسے ڈرامے بنوا سکتے ہیں۔ جن میں بجائے حسن و عشق کے شجاعت اور ہمت عبرت و نصیحت کے مناظر و واقعات ہوں۔ لیکن اگر وہ اس دردسری کو مول لینا نہیں چاہتے۔ تو ہم ان سے مستدعی ہیں۔ کہ وہ اسکولوں سے ڈراما کھیلے جانے کی رسم کو بالکل اٹھا دیں۔ اور شریف طلباء کو ڈرامے کے پردہ میں متبذل اور تخریب آفرین جذبات سے آشنا نہ ہونے دیں ؎

## شہنشاہ ہند کی تقریر

۱۱۔ فروری۔ آج ۲۷ مجروح ہندوستانی افسروں کی طرف سے ملک معظم کی خدمت میں وفاداری کا ایڈریس پیش کیا گیا۔ ہز میجسٹی نے اس کے جواب میں جو کچھ فرمایا۔ وہ قابل شکریہ ہے۔ بالخصوص یہ حصہ

"میں دیکھتا ہوں۔ کہ تم نے نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ میری تمام ہندوستانی فوج کی طرف سے یہ ایڈریس پیش کیا ہے۔ میں تمہاری اس جگہ موجودگی کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ سلطنت کے اتحاد کی علامت ہے۔ اور اس سے ان بہادرانہ کوششوں اور قربانیوں پر مہر لگ گئی ہے۔ جن میں میری ہندوستانی سپاہ نے انگلستان اور برطانی مقبوضات کی سپاہ کے ساتھ ملکر حصہ لیا ہے۔ × × × × × میرے افسران نے تمہارے مذہبی امور کی غور و پرداخت میں جو حصہ لیا ہے۔ اس کے متعلق تمہارے اظہار تشکر سے میں بہت خوش ہوا ہوں ؎

مجھے وہ الفاظ یاد ہیں۔ جن کے ذریعہ سے میری جدہ محترمہ کوئین امپرس وکٹوریا نے حکومت ہند کی باگ ہاتھ میں لینے کے وقت ہر مذہب و ملت کے لوگوں سے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ انھوں نے فرمایا تھا۔ کہ :-

"کسی طبقہ رعایا کے ساتھ اس کے مذہبی اعتقاد یا مراسم کی وجہ سے کسی قسم کی بدسلوکی نہ کی جائے۔ نہ اسے اذیت پہنچائی جائے۔ اور نہ کسی طبقہ کے ساتھ خاص رعایت کی جائے۔ بلکہ سب طبقے قانون کی مساوی اور غیر جنبہ دار حفاظت سے یکساں طور پر متمتع ہوں۔ اور ہم اپنے تمام ماتحت حکام کو سختی سے تاکید کرتے ہیں۔ کہ وہ ہماری رعایا کے کسی طبقہ کے مذہبی اعتقادات اور طریق عبادت سے کسی قسم کا تعرض نہ کریں۔ ورنہ وہ ہماری سخت ناراضی کا مستوجب ہوں گے" ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے خاندان اور میرے تخت کا ہمیشہ یہ فرض ہوگا۔ کہ مذکورہ بالا وعدہ کی لفظاً و معناً نگہداشت کرے ؛

سردار صاحبان! تمہارے وفادارانہ ایڈریس کے لئے میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں" ؛

## ارواح خبیثہ کا اقرار

مکان نمبر ۸ بازار ملایین جارج ٹاؤن مین کمپنی فوج کی بارکوں کے متصل ارواح خبیثہ کا بسیرا ہے۔ اور وہ لوگوں کو خوفزدہ بھی بنا رہی ہیں۔ اسپر میں ۴ معزز اشخاص کو ہمراہ لیکر شام کے ۷ بجے مکان مذکور کی طرف روانہ ہوا۔ میرے ساتھیوں میں ایک مالاباری بھی تھا۔ جو جنتر منتر سے خوب واقف تھا ؛

عیسائی عورت نے کہا۔ کہ چند روز ہوئے۔ رات کے وقت ہم نے اپنے مکان کی چھت پر پتھر پڑنے کی آواز سنی۔ معلوم ہوا کہ ڈیوڑھی کے دروازے کی طرف بازار کے فرش پر مٹی۔ پتھر۔ کنکر اور سوڈا واٹر کی بوتلیں پھینکی گئی ہیں ؛

کمرے میں جو شے میز یا کھونٹی سے لٹکی ہوئی تھی نیچے گر پڑی تمام تصاویر بھی جو دیوار سے لگی ہوئی تھیں۔ زور سے گر پڑیں۔ لمپ کی چمنی الگ جا پڑی۔ لیکن لطف یہ تھا۔ کہ ان میں سے کوئی شے نہ ٹوٹی ؛

ایک انجیل دوسرے کمرے میں صندوق میں مقفل تھی اس کے دروازے پر الگ قفل پڑا تھا۔ لیکن انجیل نہایت زور سے ہمارے کمرے میں آگری۔ صندوق اور کمرے کے دروازہ کا قفل جوں کا توں بند تھا۔ کچھ روڑے مجھے آکر لگے ؛

یہ حالت دو راتوں تک قائم رہی۔ تیسری شب تو سخت طوفان بے تمیزی مچا۔ جسکا سلسلہ تمام دن اور رات کو جاری رہا ؛

چوتھے روز ایک مالاباری افسون گر ہمارے ہاں آنکلا۔ ہم نے اُسے ۸ روپے دئے۔ افسون گر نے وعدہ کیا۔ میں تمام ارواح کو یہاں سے نکالدوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اب کچھ روز سے ارواح خبیثہ کی موجودگی نہیں پائی گئی ؛

اس کی اصلیت خواہ کیا ہو۔ تاہم جو لوگ اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور ارواح خبیثہ سے استعاذہ کو وہم بتاتے ہیں۔ وہ ایسے واقعات پر غور کریں ؛

## مقدمہ سازش بنارس کا فیصلہ

۱۴۔ فروری کو عدالت خاص بنارس کے کمشنروں نے مقدمہ سازش بنارس کا فیصلہ سنا دیا۔ ۱۵ ملزموں میں سے جو زیر تحقیقات تھے۔ ۴ رہا کر دیئے گئے۔ اور ایک کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دیگئی۔ باقیماندہ ملزم ۲ سے ۷ سال قید بامشقت کے سزایاب ہوئے ؛

## برہما میں عدالت خاص

برہما کے بعض اضلاع مثلاً رنگون۔ ایمہرسٹ میاتیھین اور مانڈلے کے لئے ایک عدالت خاص قائم کی گئی ہے۔ جس میں قانون تحفظ ہند ۱۹۱۵ء کے متعلق مقدمات کی سماعت ہوا کرے گی۔

## طاعون ترقی کر رہا ہے

ہفتہ مختتمہ ۵۔ فروری میں تمام ہندوستان میں پلیگ سے ۶۶۲۸۔ اموات ہوئیں۔ جن کی تفصیل صوبہ وار حسب ذیل ہے :-

صوبہ بمبئی اور سندھ ۱۷۲۱۔ صوبجات متحدہ ۱۶۲۸ صوبہ مدراس ۱۴۳۱۔ بنگال ۳۔ بہار و اڑیسہ ۶۰۲۔ پنجاب ۶۵۔ برہما ۳۵۰۔ صوبجات متوسط ۷۰۳۔ ریاست میسور ۱۶۲۔ ریاست حیدر آباد ۴۷۸۔ وسط ہند ۸۰۔ اور ریاست کشمیر ۶ ؛

میرے دوستو! اصلاح کر لو۔ تضرع اختیار کرو۔ کہ عذاب آلہی سے امن میں رہیں ؛

## پھر بہار آئی تو آئے شلجم کے آنے کے دن

جب سے مسیح موعود ؑ کو یہ الہام ہوا ہے یوسم بہار کے ابتداء میں غیر معمولی سردی کی شکایت ہوتی ہے۔ چنانچہ پیسہ اخبار لکھتا ہے۔ گذشتہ چند روز سے لاہور میں جو غیر معمولی سرد ہوائیں چل رہی تھیں۔ وہ صرف لاہور یا صوبہ ہذا ہی تک محدود نہیں۔ بلکہ تمام ہندوستان کی عام طور پر یہی کیفیت سننے میں آرہی ہے۔ صوبہ ہذا کے بعض اضلاع و مقامات سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تیز و تند و خنک ہواؤں نے تمازت آفتاب بھی کافور کر دی۔ ٹائمز آف انڈیا رقمطراز ہے۔ کہ پچھلے چند دنوں سے بمبئی میں ایسی سرد ہوا چل رہی ہے۔ کہ جو سیدھی جسم انسانی کے اندر پہنچتی ہے۔ اور خواہ کیسے ہی گرم کپڑے پہنے ہوں۔ اور دروازے اور کھڑکیاں بھی بند ہوں۔ پھر بھی شام کی خنک ہوا اپنا اثر محسوس کرانے سے باز نہیں رہتی۔ یہ بمبئی کی کیفیت ہے۔ جہاں سرما میں بھی علی العموم زیادہ جاڑہ نہیں پڑتا۔ اور ان دنوں نہایت خوشگوار موسم ہوتا ہے۔ انڈین ڈیلی نیوز کلکتہ لکھتا ہے۔ کہ معمر ترین باشندہ کا بھی بیان ہے۔ کہ کبھی اسے اپنی زندگی میں آغاز فروری میں ایسے غیر معمولی موسم سے سابقہ نہیں پڑا۔ جسکا کہ آجکل تجربہ ہو رہا ہے۔ پنجاب میں جہاں اکثر اضلاع میں سرمائی بارش کی اشد ضرورت ہے۔ موسم کی اس نئی بردت کو حیرت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے ؛

## شراب آئندہ میلوں پر نہیں بیچا جائے گا

امرتسر ٹمپرنس سوسائیٹی کی درخواست پر مسٹر ہملٹن ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے مطلع کیا ہے۔ کہ وزیر آباد مین پانچ میلوں پر جس میں سے ایک بیساکھی کا میلہ بھی ہے۔ فروخت شراب کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ دیوالی۔ بیساکھی اور شالامار جیسے بڑے میلوں پر شراب بیچنے کی ممانعت حفظ امن اور پابندی قانون کے حق میں بغایت مفید ہے دیگر مقامات کے میلوں پر بھی اس امتناع کو بہ نگاہ استحسان دیکھا جائے گا۔ پرہیزگاری کے حامیوں اور اہل وزیر آباد کو صاحب ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ کی اس مآل اندیشی اور قابل تعریف کارروائی کا مشکور ہونا چاہیئے۔ ہر بہی خواہ ملک پر انسداد مے نوشی کی کوشش واجب ہے خصوصاً مسلمانوں پر جن کے مذہبی احکام تیرہ سو برس سے وہی بتا رہے ہیں۔ جو اب عمل کرنا مستحسن خیال کیا جاتا ہے ؛

## پنجاب ایرو پلین فنڈ کی امداد کے لئے جلسہ

۹۔ فروری کو بوقت ۲½ بجے بعد دوپہر ضلع گورداسپور کے سرکردہ زمینداروں۔ رئیسوں۔ ساہوکاروں اور عوام کا ایک پبلک جلسہ زیر صدارت ٹھاکر بیر بر کشن سنگھ صاحب کشن کوٹ ایرو پلین فنڈ کے لئے چندہ فراہم کرنے کی غرض سے گورنمنٹ ہائی سکول گورداسپور میں منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اور اس موقع پر قریب ۳ ہزار روپیہ نقد فراہم ہوا۔ اور نقد وعدے بھی ہوئے۔ اور ایک سب کمیٹی اس غرض سے بنائی گئی۔ کہ تمام ضلع میں سے چندہ جمع کیا جاوے ؛

## حکیم احمد حسین لائلپوری خلیفہ ثانی کی بیعت میں

حکیم صاحب موصوف کے مخلصانہ اشعار اور "اے قادیان کی بستی تجھ پر سلام ہو وے"۔ ایسے مصرعوں میں مدینۃ المسیح سے پیار اور پھر حضرت خلیفہ ثانی ؓ کی مخالفت میں مضامین مندرجہ پیغام دیکھ کر ہمیں تعجب ہوتا تھا۔ کہ حکیم صاحب کو کیا ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"الحق" دہلی کے خلاف بھی انھوں نے بہت کچھ لکھا تھا۔ الحمد للہ کہ اب حجاب دور ہوا۔ اور وہ سمجھ گئے۔ کہ حق پر وہی مسلمان فریق ہے۔ جس کے ساتھ خدا نے اپنی معیت کا وعدہ فرمایا ہے۔ آپ کی بیعت کا خط حسب ذیل ہے ؛

حضرت خلیفہ ثانی مصلح موعود علیہ السلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ بعض وجوہات سے بیعت میں تاخیر ہوئی ۔ جس کی معافی کا خواستگار ہوں۔ میرے دل نے اب تسلیم کر لیا ہے۔ کہ خدا نے آپ کو خلیفۃ المسیح موعود علیہ السلام بنایا جس کی اتباع لازم ہے اس واسطے حضور میری بیعت قبول فرماویں۔ اور میرے حق میں دعا فرماویں۔ میری کمزوری اور لغزش کو بھی معاف فرمایا جاوے ؛

(راقم حکیم احمد حسین احمدی لائلپوری)

یہ معلوم کرنا اور بھی خوشی کا موجب ہے۔ کہ حکیم صاحب پر یہ بھی کھل گیا۔ کہ سیدنا محمود مصلح موعود ہیں ؛

# مارشیس کی چٹھی

(از حافظ مولوی غلام محمد صاحب بی۔ اے)

## "فاروق" کی قدردانی

اخی المکرم میر صاحب ایڈیٹر فاروق

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

آپ کا اخبار فاروق پہنچا۔ پڑھ کر بہت مسرت ہوئی۔ اخبار کا حجم اور شکل پسندیدہ اور خط خوشنما ہے۔ یہاں انشاء اللہ بہت احباب کو آپ کے اخبار کی تحریک کی ہے۔ اور عنقریب انشاء اللہ وہ قیمت بھیجدیں گے ؛

پیارے عبدالحی کی وفات کا سخت رنج ہے۔ مگر اللہ سب سے پیارا ہے۔ اس نے ہمارے پیارے کو بلایا ہے۔ رنج بشریت کی وجہ سے ہے۔ ورنہ احمدی احباب کو جنھوں نے بشیر اول کی وفات کا صدمہ نہیں دیکھا تھا۔ ان کو بشیر ثانی کی زندگی میں ایک نونہال بچے کی وفات کا ثواب ملنا تھا۔ اور اس سے انشاء اللہ جماعت کی ترقی ہوگی۔ انا بفراقک یا عبدالحی لمحزونون ولا نقول الا ما یرضی بہ ربنا الحی ؛

## پیغامیوں پر افسوس

پیغامی روز بروز احمدیت سے دور ہوتے جاتے ہیں۔ اور احمدیت کو خیرباد کہنے کے کنارے پر پہنچ گئے ہیں۔ ان کا مسلم انڈیا رومی اور غزالی کے اقوال تو تمام لے کر نقل کرتا ہے۔ اور لمبی لمبی تعریفیں لکھتا ہے۔ مگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب عربیہ سے ابطال الوہیت مسیحؑ کا مضمون مدت سے نقل کیا جا رہا ہے۔ اور اتنا حوصلہ نہیں۔ کہ حضور علیہ السلام کا بھلا نام تو لے دیں۔ افسوس ایسے ایمان پر اور صد حیف ایسے اسلام پر۔ واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مومنین لوگوں سے ڈرتے ہیں۔ کہ اگر سب سے بڑے مجدد کا نام لیا۔ تو سارے غیر احمدی چندہ اور مدد دینے والے فرنٹ ہو جائینگے بھلا یہ دنیا کب تلک ساتھ چلیگی۔ کیا دنیا کی بے ثباتی ان کو رہنمائی نہیں کرتی۔ کہ واقعی ایمان اور اعمال صالحہ ہی کام آئیں گے۔ اور یہ زبان کی چالاکیاں ساری کی ساری دھری رہ جائیں گی ؛

## مولوی محمد علی کا ترجمہ

اور مسٹر محمد علی کی تفسیر کا نمونہ جو مسلم انڈیا میں شائع ہوا ہے۔ وہ بالکل پھیکا اور غیر احمدی مفسروں کے قدم بقدم ہے۔ صرف نیچریت نے اس میں ذرا دخل پایا ہے۔ ورنہ کوئی خوبی اس ترجمہ میں نہیں ہے افسوس چھ سال کی تنخواہ کھا کر یہ ترجمہ کیا۔ اور اتنے روپے کا خون کیا۔ اور ہزاروں احمدیوں کے پسینہ سے کمائے ہوئے روپیہ کو بے سود خرچ کیا گیا۔ مگر بحمد اللہ ایسے ترجمہ کو احمدیوں کا ترجمہ کہنا بالکل غلط ہے۔ اس میں ایک شمہ بھی احمدیت کا نہیں ہے۔ اور یہ کہنا کہ یہ وہی تفسیر قرآن ہے جس کی مبارکباد خلیفہ اول رضؓ کو بذریعہ عابد علیشاہ صاحب کے دی گئی تھی۔ محض افتراء ہے۔ اس میں حضرت مولوی نورالدین اعظم کا بتایا ہوا کچھ بھی نظر نہیں آتا ؛

## خواجہ کی پردہ دری

خواجہ صاحب کی علمی پردہ دری خوب اس واللہ مخرج ما کنتم تکتمون ہستی نے کر دی ہے۔ احمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ ان کو ساحر نہیں کہا گیا۔ افسوس خواجہ صاحب کی خواجگی پر۔ اگر وہ احمدؐ کو دنیا میں پیش کرتا۔ اور احمدیت کی خصوصیات پر چلتا تو وہ خود اپنے منہ سے سن لیتا۔ کہ وہ ساحر ہے۔ چہ جائیکہ حضور کو ساحر نہیں کہا گیا۔ ہم نے خود یہاں اپنے کانوں سے سنا ہے کہ مجھ کو جادوگر کہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ مرزا صاحب بھی جادوگر تھے۔ ایک مکان بنایا ہوا تھا جس کے کئی دروازے تھے۔ اور ہر دروازہ پر ایک شخص بٹھا رکھا تھا جو کوئی آتا تھا۔ وہ ٹیلیفون کے ذریعہ حضور سے بات کرتا تھا اور حضور اس مکان کے وسط میں بیٹھے رہا کرتے تھے۔ خواجہ صاحب سچے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک مسیح موعودؑ کا ذکر کرنا سم قاتل ہے۔ تو وہ کاہے کو ذکر کرتے ہوں گے اس لئے وہ احمدؑ کے متعلق بری باتیں بھلا کیا سنتے۔ جب کہ انھوں نے احمدؑ کو کبھی مانا ہی نہیں کیا۔ ان کا تو ہمیشہ سے یہی مقولہ چلا آیا ہے۔ وہ احمدیت کے لئے سفر مینا ہیں۔ اور سڑک تیار کرتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے حضرتؑ کے متعلق کبھی جادوگر اور ساحر کا لفظ نہیں سنا۔ ہم گواہی دیتے ہیں ؛

## خواجہ کا بیہودہ خیال

اور یہ بھی ان کا جھوٹ سیاہ نکلا۔ کہ احمدؑ کا ذکر انگلینڈ میں سم قاتل ہے۔ میرے پاس مسز کراکسفورڈ سلمہ کا خط ابھی کل ڈاک میں آیا ہے۔ اور اسکا یہاں اردو میں ترجمہ کر دیتا ہوں۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ ولایت میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ احمدؑ قادیانی کس عظمت محبت اور عشق سے دیکھے جاتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ منافق لوگ ہمیشہ قوم یفرقون ثابت ہوتے رہتے ہیں ؛

اب میں اس معزز احمدی خاتون کا خط ترجمہ کر دیتا ہوں تاکہ ہمارے بھائی احمدی خواجہ صاحب کے دھوکہ میں کبھی نہ آویں۔ کہ ولایت میں احمدیت کا ذکر سم قاتل ہے۔ بلکہ دلوں کے لئے تریاق اور اطمینان کلی ہے ؛

## ایک احمدی خاتون کا خط

میرے پیارے بھائی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

یہ میری طاقت سے بالکل باہر ہے۔ کہ میں اس حقیقی خوشی کو بیان کر سکوں۔ جو کہ آپ کے شفیق اور معاونانہ خط نے مجھ کو دی ہے۔ میں امید کرتی ہوں۔ کہ جب کبھی آپ مجھے لکھیں۔ یہ کبھی خیال نہ کریں۔ کہ آپ میرا وقت لے رہے ہیں بلا ریب ہمیشہ لکھو۔ جیسا کہ آپ کی مرضی ہو۔ یہ ممکن ہے۔ کہ جو خیالات اور نصائح آپ لکھیں۔ انہی کی مجھے از حد ضرورت ہو۔ مجھے ابھی بہت سیکھنا ہے۔ اور آپ کا کوئی لفظ بلا توجہ نہیں جائیگا۔ اس موجودہ وقت میں صرف خطوط ہی احمدی احباب سے ملاقات کا ذریعہ ہیں۔ مجھے اس بات کا از حد احساس ہے۔ کہ میں ان سے بہت ہی دور ہوں۔ جو کہ میرے دل سے بہت ہی قریب ہیں۔ (احمدی احباب) پس احمدیوں کے خطوط میرے لئے بڑے قیمتی اور راحت دہندہ ہیں کچھ عرصہ ہوا ہے۔ کہ ایک احمدی خاتون نے جو کہ ہوشیار پور میں رہتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسٹر سیال کو لکھا - اور ازراہ شفقت ان سے استدعا کی - کہ وہ ان کو مجھ سے انٹروڈیوس کرادیں - میں نے اُس احمدی خاتون کو ایک خط لکھا - اور گذشتہ ہفتہ کی ڈاک میں ایک بہت ہی خوبصورت خط آیا - جو کہ حقیقی اخوانہ محبت اور ہمدردانہ عندیات سے پُر تھا - آہا! ان کے عنایت نامہ سے مجھے کیسی خوشی اور مسرت ہوئی - ان کے خط نے مجھے یقین دلا دیا - کہ واقعی احمدی اخوت ایک حقیقی شے ہے ؛

## خدا کے فضل کا اظہار

میں اکثر متعجب رہ جاتی ہوں کہ کسطرح اللہ نے مجھ پر اتنی مہربانی اور رحم کیا - کہ مجھے صحیح اور سچے اسلام کی طرف رہنمائی کردی - میں اپنے آپ کو ان برکات کا اہل نہیں سمجھتی جن سے میں متمتع ہو رہی ہوں - کئی سال گذرے ہیں کہ اپنے سوچ بچار کے اوقات میں مجھے اس بات کا بہت احساس ہوتا تھا - اور میں قریباً مجبور ہو جاتی تھی - کہ اپنی جبین نیاز کو اللہ کے حضور میں رکھدوں - میں اسوقت نہیں جانتی تھی - کہ یہی نماز کا طریقہ ہے ؛

## ایک سچا خواب

ایک دفعہ میں نے ایک خواب دیکھا جس میں میں نے خشکی و سمندری راستہ ہزاروں میل طے کیا ہے - میں نے اپنے تئیں ہندوستان میں پایا - اور میں بڑی عظیم الشان عمارت کے باہر کھڑی تھی - جو کہ میں جانتی ہوں - ایک مسجد تھی - میں نے بہت جد و جہد کے بعد اپنے تئیں اس عمارت کے عین وسط میں پایا - اور ایسے کمرہ میں جو کہ اثاثہ البیت اور مجالس سے بالکل خالی تھا - میں نے تین دائرے دیکھے - جو کہ ایک دوسرے کے اندر تھے - اور ہر ایک دائرے میں انسان بیٹھے تھے - یعنی اشخاص نے تین دائرے بنائے ہوئے تھے - سب سے اندرونی دائرے میں صرف چند اشخاص تھے - اور درمیانی دائرے میں اس سے زیادہ آدمی تھے اور سب سے بیرونی دائرے میں اور بھی بہت زیادہ لوگ تھے - اور مجھے محسوس ہوا - کہ یہ دائرہ بہت بڑھتا جائیگا - اور اس کی طاقت اس عمارت خاص کے باہر بھی بہت زیادہ محسوس ہوگی - اور مجھے یہ بھی محسوس ہوا - کہ مجھے ایک دن وہاں جانا چاہیئے - اور اس عمارت میں واقعی طور پر کھڑا ہونا چاہیئے ؛

## تعبیر خواب

یہ خواب مجھے مدت تک پریشان کرتا رہا - یہاں تک کہ مجھے خوش قسمتی سے مسٹر سیال کو ملنے کا اتفاق ہوا - جس نے خواب کی یہ تعبیر کی - کہ اس سے مراد احمدیہ سلسلہ ہے - جو کہ اسوقت تیسرے لیڈر (امام) کے نیچے ہے - جبکہ مجھے اس سلسلہ میں شمولیت کا موقعہ ملا - جب مجھے یہ خواب آیا تھا - اس وقت میرے دل کی عجیب کیفیت تھی - میں حالت تذبذب میں تھی - اور صداقت کو تلاش کر رہی تھی - جو کہ مجھے ملتی نہ تھی - میں خدا سے دعا مانگتی تھی - کہ مجھے اپنا راستہ دکھادے - اور میرا پیوند ایسوں کے ساتھ جوڑ دے - جو کہ اس کے عابد ہیں - اور صداقت پر قائم ہیں ؛

## خدائی آواز

خدا کی آواز نے مجھے وعدہ دیا - کہ اگر میں زندگی کے معمولی کاروبار میں صادق اور وفادار رہی - تب وہ مجھے موعود نور کی طرف رہنمائی کردیگا - میں نے ہمیشہ دیندار ہونے کی کوشش کی ہے - اور اس کی آیات کی بغیر شک و شبہ کے اتباع کرتی ہوں - اگرچہ اُس کی راہ ہمیشہ سے مشکلات سے پُر رہی ہے اور اب بھی ویسی ہی ہے - مگر مجھے یقین ہے - کہ اللہ تعالےٰ ان تمام روکاوٹوں کو دُور کردیگا - جو کہ اس وقت میری راہ میں حائل ہیں - اور میں صحیح اور واقعی اسلامی زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جاؤں گی - براہ مہربانی اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں - مجھے صادق مسلم بننے کی سخت ضرورت ہے اور مجھے ہر طرح سے اسلام اور اپنے پیارے امام جو کہ قادیان میں ہیں - اور تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کے لئے کریڈٹ ہونے کی سخت ضرورت ہے - (کریڈٹ کا یہ مطلب ہے - کہ میرے وجود سے امام (جو قادیان میں ہیں) اور تمام احمدی برادران اور خواتین کے لئے قابل فخر ہوں - نہ قابل ننگ و ناموس - یعنی میں مسلم بن جاؤں - کہ میرے وجود سے اسلام - امام اور احمدیوں پر کوئی حرف نہ آوے بلکہ یہ ہو کہ اسلام - امام اور احمدیوں کے عمدہ اثر کا نمونہ بن جاؤں) - (خدا تعالےٰ اس خاتون کی دلی خواہش کو قبول فرماوے - ایڈیٹر)

## عشق احمدؑ

کاش! میں حضرت احمدؑ کی زیارت سے مشرف ہوتی - اور آپ کے کلمات طیبات سن پاتی - لیکن میں اس امر کی بھی بہت قدر دان ہوں - کہ مجھے خط و کتابت کے ذریعہ سے ایسے انسانوں کے ساتھ تعلق کرنیکا حق حاصل ہے - جو کہ کسی زمانہ میں آنحضورؐ کی صحبت میں رہ چکے ہیں - مجھے یقین واثق ہے - کہ احمدؑ کی کچھ برکات ان کے ذریعہ مجھے پہنچ جائیں گی - اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ احمدؑ کے کلمات طیبات اور عندیات ابھی تک ان کو برکت دے رہے ہیں - جن سے وہ محبت کرتے تھے جب وہ زمین پر تھے - خدا کی اعلیٰ اور برترین برکات آپ پر ہمیشہ رہیں - آپ کی یہ عین شفقت ہے - کہ آپ نے مجھے سبق دینے کے لئے کہا ہے - میں آپ کے اس شفقت بھرے خیال کی از حد شکر گذار ہوں - اور ایک عمدہ شاگرد بننے کی سخت کوشش کروں گی - اور میں امید کرتی ہوں - کہ کچھ مدت بعد میں خوب مطالعہ اور پڑھائی میں شغل اختیار کروں گی - ٹھیک اس وقت زندگی حالت تذبذب میں ہے میں قریباً ۶ ماہ تک بستر پر رہی ہوں - میں کم و بیش پانچ سال سے بیمار چلی آتی ہوں اور یہ میرے لئے ضروری بات تھی - کہ صحیح ہونے سے پہلے ایک لمبی راحت کرتی - خدا کا احسان ہے - کہ میری صحت اب بہت اچھی ہے - جب سے کہ میں نے آپ کو آخری خط لکھا ہے - اور میں امید کرتی ہوں - کہ بہار آنے سے پہلے اپنی قدیمی حالت پر آجاؤں گی - تب میں پھر اپنا پہلا کام کرنے لگ جاؤں گی ؛

## احمدی مشنری کا لیکچر

ہمارے بھائی مسٹر سیال یہاں سوتھ سی میں ۶ - ۷ نومبر کو لیکچر دے رہے تھے - میں آپ کو بتلا نہیں سکتی - کہ مجھے کتنا افسوس ہوا - کہ میں ان کے لیکچروں میں حاضر نہیں ہو سکی - لیکن انشاء اللہ اگر وہ دوبارہ یہاں لیکچر دینے کے لئے آئیں گے تو میں ان کو دیکھنے اور سننے کے قابل ہو سکوں گی - ہمارا ایک پکا دوست ان کے لیکچر پر انوار کو حاضر تھا - اور پیچھے اس نے مسٹر سیال سے باتیں بھی کیں - اور ان باتوں سے ان دونوں کو بہت فائدہ ہوا - یہ ہمارا دوست مسٹر سیال اور ان کے لیکچر سے بہت خوش ہوا - جو کہ تمام سے بڑھا ہوا تھا - جو کہ اس نے کبھی سُنے ہوں گے - خدا کا احسان ہے - کہ کم از کم ایک صادق روح نے ہمارے بھائی کی شفیقانہ محنت کی خوب داد دی - میں ایسے وقت کو دیکھ رہی ہوں کہ جب سوتھ سی میں ہمارے پاس اپنا مکان ہو جاویگا - اور احمدی لیکچراروں کو اس میں خوش آمدید کہا جاوے گا میری اس سے مراد دعا اور کوشش کرنا ہے - کہ خدا راہ کھول دے مجھے اس بات کا علم نہیں ہے - کہ آپ کو معلوم ہے یا نہیں کہ سوتھ سی لنڈن سے بہت دور ہے - میں دعا کیا کرتی تھی کہ اسلام پر سوتھ سی میں لیکچر ہوں - یہ میں آپ پر چھوڑتی ہوں کہ آپ میری اس خوشی کا تصور کریں - جبکہ میں نے دیکھا - کہ مسٹر سیال تھیوسوفیکل لاج میں بولنے والے ہیں - میں ان کے لیکچر پر حاضر ہو سکی تھی - اور میں نے اپنے تئیں بہت مبارک سمجھا تھا - جب مجھے معلوم ہوا - کہ

وہ احمدی ہیں۔ میری خوشی کمال کو پہنچ گئی۔ کیونکہ احمدیؑ ہی تھا۔ جس نے مجھے مسلمان کیا تھا۔ ان اسلامی تعلیمات کے ذریعہ سے جو آپؑ نے خوبصورت کتاب ٹیچنگز آف اسلام میں لکھی ہیں۔ آپؑ پر رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی رہیں۔ ہمارے بھائی قاضی عبداللہ صاحب کچھ مدت سے انگلینڈ میں آچکے ہیں۔ وہ ایک بڑے شریف نوجوان ہیں۔ خدا اسے برکت دے۔ اور ہر ایک کامیابی سے اسے بہرہ ور کرے ٭

## احمدیہ مبلغین کی ضرورت

مبلغین صداقت کی آج سے زیادہ کبھی ضرورت نہیں ہوئی۔ آجکل احمدیت پھیلانے کے لئے بہت ہی مبلغین کی ضرورت ہے۔ میں ہر روز خدا سے دعا مانگ رہی ہوں۔ کہ وہ آپ کو مبارک بنادے۔ اور اپنی محبت سے آپ کی حفاظت کرے۔ ستمبر کے ریویو آف ریلیجنز میں میں نے آپ کی کامیابی پڑھ کر بہت خوش ہوئی تھی۔ خدا آپ کو آپ کی مساعی جمیلہ کی غیر محدود کامیابی عطا فرماوے۔ اور آپ کو اس اعلیٰ کام کرنے کی طاقت اور صحت دے۔ میں بہت خوش ہوئی۔ کہ آپ وہاں محبت اور عزت سے دیکھے جاتے ہیں۔ دوسروں میں محبت اور عزت پیدا کروالینا ایک بڑی چیز ہے۔ اور میں ٹھیک تصور کرسکتی ہوں۔ کہ مارشیس میں آپ نے بہت سے دلوں میں گھر کرلیا ہوا ہے۔ میری دلی تمنا ہے۔ کہ میری قلبی تمنائیں اور عمدہ خواہشیں احمدیان مارشیس کو پہنچادیں۔ اگرچہ کبھی بھی مجھے ان کے ساتھ ملنے کی خوش قسمتی شائد نصیب نہ ہوگی۔ تاہم وہ میرے دل کے نہایت قریب ہیں۔ اور مجھے ہر ایک بوڑھے مرد اور عورت سے لیکر ننھے بچے تک محبت ہے۔ خدا ان سب کو برکت دے۔ آمین ٭

## ہندیوں سے محبت

ابتدائی زمانے سے میں نے محسوس کیا ہے۔ کہ مشرق کی طرف بہت کھینچی جاتی ہوں۔ اگرچہ میری قسمت میں نہیں ہوا۔ کہ ہندوستانیوں یا افریقیوں سے ملوں۔ جو کہ کسی نامعلوم وجہ سے میرے دل میں بہت قریب رہتے ہیں۔ سفید آدمیوں (گوروں) کے متعلق عموماً یہ خیال ہے۔ کہ ان میں جذبات اور خیالات مفقود ہوتے ہیں۔ اور وہ دلی جذبات کے عمق تک نہیں پہنچ سکتے۔ جو کہ سیاہ چمڑے والی اقوام کے جزو بدن ہوتے ہیں۔ لیکن ہم میں بھی بعض ایسے ہیں۔ جو ان کی قدر و قیمت کرتے ہیں۔ میں نے خصوصاً افریقی عورتوں کے متعلق بہت دلچسپی لی۔ جو کہ کمپالا میں عید الفطر پر حاضر ہوئی تھیں۔ اور اپنے ساتھ اپنی چٹائیاں لائی تھیں۔ کیسا عظیم وہ مجمع ہوگا۔ میری دلی تمنا تھی۔ کہ میں عین ان کے وسط میں ہوتی۔ میں امید کرتی ہوں۔ کہ ان کو دلیسا امام مل جائیگا۔ جیسا کہ وہ چاہتے ہیں ٭

مجھے خوف ہے کہ کہیں میرا خط لمبا نہ ہوگیا ہو۔ میں امید کرتی ہوں۔ کہ آپ اس کی طوالت کو معاف کرینگے۔ آپ یقین رکھیں۔ کہ آپ کا خط مجھے آئندہ بہت دنوں تک خوشی پہنچاتا رہیگا۔ اس میں ہمدردانہ خیالات بہت ہیں۔ میں آپ کا پیغام مسٹر سیال کو اور قاضی عبداللہ کو بہت جلد پہنچادوں گی۔ جب میں عنقریب ان کو لکھونگی۔ مسٹر سیال مڈلینڈ میں لکچر دینے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ ۸ سے ۱۳۔ دسمبر تک چند ایام کے اندر اندر مجھے امید ہے کہ وہ مجھے شفقت نامہ ارسال کریں گے ٭

## چوہدری فتح محمد صاحب کا ذکر خیر

کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ تھوڑے عرصہ میں ہندوستان کو واپس جانے والے ہیں؟ لیکن خدا کا احسان ہے۔ کہ انشاء اللہ وہ جلدی انگلستان واپس آجائینگے۔ آپکی طرح ان سے بھی یہاں ایسے اشخاص ہیں جو محبت رکھتے ہیں۔ اور وہ بڑا افسوس کرینگے اگر وہ ہمیشہ کیلئے یہاں سے چلے گئے۔ کیسطرح مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑے عرصہ کے اندر ہی اس ہمارے انگلستان میں ایک اور مشنری کی ضرورت ہوگی۔ یہاں بہت ہی کام کرنا ابھی باقی ہے مسٹر سیال نے مجھے ریویو آف ریلیجنز کا وہ نمبر بھیجا ہے جس میں احمدؑ کا خواب سفید پرندوں کے متعلق ہے۔ میں نے اسکی نقل کرلی تھی۔ اور پھر وہ نمبر انکو واپس کیا تھا۔ وہ بہت ہی عجیب خواب ہے۔ کہ احمدؑ کے کلمات طیبات بڑی سرعت کے ساتھ اس کے پھیلانے کی طرف آرہے ہیں۔ اگر لوگ صرف قرآن شریف کو سمجھ لیں۔ اور اسپر کاربند ہوجائیں۔ تو یہ ایک دنیا رہنے کے قابل ہوجاویگی۔ خدا کرے کہ وہ دن دور نہ ہو جب آپ کے پاس یہ خط آپکے پاس پہنچیگا اسوقت یہاں ۱۹۱۶ء شروع ہوجاویگا۔ نیا سال آپکے لئے نئی کامیابی اطمینان دل اور تسلی لاوے۔ یہ میری دلی تمنا اور آخری دعا ہے ٭ آپ کی دینی بہن۔ مسز کراکسفورڈ۔

انگلستان۔ ۱۴ دسمبر ۱۵ء

اس خط کے مطالعہ سے ناظرین کرام کو بخوبی واضح ہوجائیگا۔ کہ احمدؑ کا نام انگلستان کے لئے تریاق ہے۔ نہ کہ سم قاتل۔ جو کہ پیغامی زعیم کا خیال باطل ہے۔ تمام احمدی بھائیوں کو میرا السلام علیکم۔ عزیز عبدالحی کا جنازہ پڑھا گیا ٭

# اقتباسات

## انجمن ترقی اسلام قادیان

"راجستان۔ بہار بنگال اور بمبئی میں بھی آریہ پرتی ندھی سبھائیں قائم ہیں۔ لیکن ان کے ماتحت بہت تھوڑے اپدیشک کام کرتے ہیں۔ اگر کچھ اپدیشک کام کرتے ہیں تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے۔ لیکن ان کی تعداد بھی کیا ہے۔ انجمن ترقی اسلام قادیان نے اپنے پہلے سال میں ہی اسقدر اُپدیشک (مبلغ) رکھ لئے ہیں جتنے اتنے سالوں کی لگاتار کوشش کے بعد آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو نصیب ہوئے ہیں۔ اس (انجمن ترقی اسلام قادیان) کے پہلے سال کی آمدنی ویدپرچار فنڈ کی سالانہ آمدنی سے زیادہ ہے۔ لنڈن یا کسی اور ملک میں کام کرنا تو یہاں سوال ہی نہیں"۔ (پرکاش)

## خواب و خیال

"وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔۔۔۔ لوگوں کو دن بدن وید کیطرف سے ارچی (عدم توجہی) ہوتی جاتی ہے"۔ کیا یہ حالت آریہ سماج کے لئے باعث شرم نہیں۔ دعوے تو یہ کیا جاتا ہے۔ کہ ہم سکلے اودینے میں ویدوں کی صدا بلند کریں گے۔ یہ تو خواب کی بات ہے (وہ بھی جھوٹا۔ فاروق) پہلے وہ لوگ تو ویدوں سے کچھ حاصل کرلیں۔ جو خود تحریری) پرتگیا (عہد نامہ) کرکے ویدوں کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا اپنا پرم دھرم (دین ایمان) مان چکے ہیں۔ جب ہم خود ویدوں کو نہیں پڑھتے۔ (پڑھ کر) اناحق عمر ضائع کرنی ہے۔ فاروق) ہمارا کیا حق ہے۔ کہ کسی دوسرے کو ویدک دھرم میں داخل ہونیکے لئے مجبور کریں جس روشنی سے ہم خود محروم ہیں۔ اسکے لئے جہان کو دعوت دینا مخول نہیں تو اور کیا ہے۔ کون اندھلے جو یہ دیکھ بھال کر اور جان بوجھ کر ان باتوں میں آئیگا۔ (مہاشہ جی لالچ بری بلا ہے کیا آپ دھرمپال اور جھابیر سنگھ اور دھرم ویر میرٹھی کو بھول گئے۔ فاروق) وہ آریہ آریہ کہلانے کا مستحق نہیں۔ جو ویدوں کا پاٹھ (پڑھنا) نہیں کرتا" (پرکاش)

## ہندوؤں کے فرقے

ہندو جاتی مت متانتروں (مذہبی فرقوں) کے اندر کچھ اس طرح تقسیم ہوگئی ہے۔ کہ نہیں کہہ سکتے کہ تیس کروڑ ہندوؤں میں کتنے کروڑ مذاہب ہیں۔ اور کون جانتا ہے۔ کہ ہندو دل کے اندر ایک ہی مذہب رکھتا ہے۔ یا اس میں دو تین مذہبوں نے اپنی جگہ بنائی ہوئی ہے۔ جتنے خفیہ مذاہب ہندوؤں کے نظر آتے ہیں۔ اتنے شائد ہی کسی اور میں ہوں گے" ٭ (آریہ گزٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مختلف خبریں

**مجوزہ وائسرائے کا سٹاف:۔** لنڈن میں اعلان ہوا ہے۔ کہ رائٹ آنریبل لارڈ چیمسفورڈ مجوزہ وائسرائے ہند نے ذیل کے اشخاص کو ہندوستان میں اپنے ذاتی سٹاف میں مقرر کیا ہے۔

پرائیویٹ سکرٹری مسٹر جے ایل میفے (انڈین سول سروس)
اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری مسٹر ایچ اے۔ الیف منکاف۔ (انڈین سول سروس)
فوجی سکرٹری میجر آرور نے (رائفل بریگیڈ)
کنٹرولر۔ میجر جان میکنزی (انڈین آرمی)
سرجن میجر ایل کاٹرل (رائل آرمی میڈیکل کور)
ایڈیکانگ۔ (۱) کپتان ڈبلیو۔ بی۔ براؤن (ولٹشائر رجمنٹ)
" (۲) کپتان وائکاؤنٹ ارنگٹن (گرینڈیر گارڈز)
" (۳) کپتان سی سائکس (گرینڈیر گارڈز)
" (۴) کپتان ڈبلیو ہالینڈ ہبرٹ (رائفل بریگیڈ)

**ارض روم کے قلعے اور توپیں:۔** لنڈن۔ ۱۷۔ فروری۔ پٹروگراڈ کا اخبار آفیشل مسجر اندازہ لگاتا ہے۔ کہ ارض روم میں ایک لاکھ قلعہ گیر فوج اور ۶۷ توپیں تھیں۔ اور مقدم قلعوں میں ۴۷ ۳۔ اور وسطی قلعوں پر ۲۰۰ توپیں نصب تھیں۔

**ترکوں کا شدید نقصان:۔** لنڈن ۱۷۔ فروری۔ پٹیروگراڈ میں تخمینہ لگایا گیا ہے۔ کہ ارض روم کے قلعوں پر آخری حملہ سے پیشتر ۳ ہفتہ کے اندر ترکوں کی ۲ لاکھ سپاہ میں سے ۸۰ ہزار مقتول و مجروح ہوئے۔ باقی ماندہ فوج میں سے صرف ۷۵ ہزار عمدہ جنگی قابلیت کے آدمی تھے۔

**قلعے کسطرح مسخر کئے گئے:۔** پیٹروگراڈ ۱۸۔ فروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ارض روم کے ۹ بیرونی قلعے جن کی بابت ۱۱۔ اور ۱۵۔ فروری کے تاروں میں ذکر کیا گیا تھا۔ مسخر ہو گئے ہیں۔ سب کے سب برفانی خط کے اوپر تھے۔ سائبیریا کی فوج نے انہیں ۴۸ گھنٹہ کے اندر طوفانی حملہ سے مسخر کر لیا۔

**مال غنیمت اور اسیران جنگ:۔** لنڈن ۱۸۔ فروری سابقہ مال غنیمت کے علاوہ ارض روم کی اول لائن کے قلعوں پر حملہ کرتے وقت ۲۵ توپیں ہمارے ہاتھ آئیں۔ اور ایک شمالی قلعہ کے قریب جو مرکزی قلعہ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اور جسپر اب روسی فوج قابض ہے۔ ۱۴۵۲ قیدی گرفتار کئے گئے۔

**عراق عرب کی جنگی کارروائیاں:۔** لنڈن ۱۵۔ فروری۔ لارڈ کچنر نے دیوان خاص میں اپنے بیان کے دوران میں کہا۔ کہ اب تک عراق عرب کی جنگی کارروائیاں کا انصرام گورنمنٹ ہند کے ہاتھ میں تھا۔ مگر اس کا انصرام آئندہ محکمہ جنگ کے ہاتھ میں رہیگا۔ برطانیہ کے ہندوستانی سپاہیوں نے میدان جنگ میں بڑے بڑے کارہائے نمایاں دکھائے ہیں۔ لارڈ کچنر نے توقع ظاہر کی۔ کہ عراق عرب کی جنگی کارروائیاں عنقریب قابل اطمینان مرحلہ پر پہنچ جائیں گی۔

**ولیعہد جرمنی کی کمان:۔** لنڈن ۱۷۔ فروری اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ارگون۔ اور السامس دلورین کی متعدد افواج ولیعہد جرمنی کی زیر کمان ہیں۔

**اشیائے خوردنی کے نرخوں میں اضافہ۔** لنڈن۔ ۱۷۔ فروری۔ برطانیہ کلاں میں اشیائے خوردنی کے نرخ میں ۴۷ فیصدی اضافہ ہوا ہے۔ اس کے مقابلہ میں جرمنی میں ۸۳ فیصدی۔ اور آسٹریا میں ۱۱۲ فیصدی اضافہ ہوا ہے۔

**ممبر پارلیمنٹ کا استعفاء۔** لنڈن ۱۷ فروری۔ سر ولفرڈ لاسن ممبر پارلیمنٹ نے حکومت کی جنگی پالیسی کو ناپسند کرتے ہوئے استعفا داخل کر دیا ہے۔

**وھسکی شراب کی بندش:۔** لنڈن ۱۸ فروری مسٹر لائڈ جارج نے اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ وھسکی کی کشید کے تمام کارخانے جن میں پاٹ سٹل کے ذریعہ سے شراب کشید کی جاتی ہے۔ گورنمنٹ کے انتظام میں لے لئے جائیں۔ اس لئے اب آئندہ وھسکی شراب طیار نہ کی جائے گی۔

**ساحل بحیرہ اسود پر جنگی کارروائی:۔** قفقاز کے ساحلی علاقہ پر روسیوں نے ترکوں کو کئی مورچوں سے پسپا کر دیا ہے۔ اور ان کا بہت سا سامان حرب اور قیدی گرفتار کر لئے ہیں۔ روس کے جنگی جہازوں نے طرابزون کے مغرب میں مشتمل پلوں اور ۵ ابادبانی جہازوں کو تباہ کر دیا ہے۔

**قانونی کونسل کا اجلاس:۔** پنجاب کی قانونی کونسل کا اجلاس ۱۳ مارچ کو ۱۱ بجے قبل دوپہر گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں منعقد ہوگا۔

**فصل و موسم کی حالت:۔** ہفتہ مختتمہ ۱۲ فروری کی فصلی رپورٹوں سے پایا جاتا ہے۔ کہ موسم کی حالت قابل اطمینان تھی۔ اور ملک کے بعض حصوں میں ہلکی بارش ہوئی۔ جو استادہ فصلوں کے لئے مفید ثابت ہوئی۔ فصل ربیع کی بعض فصلوں کی پود اکھاڑ کر لگائی جا رہی ہے۔ اور مختلف فصلوں کی فراہمی جاری ہے۔ بنگال میں باشندوں کی حالت اور رقبہ زیر اثر کی عام حالت عام طور پر غیر متبدل ہے۔ صوبجات متحدہ میں نرخ اجناس کی حالت عملاً غیر متغیر ہے۔ مگر صوبہ سرحدی میں نرخ گراں ہے۔ اور مزید گرانی کا اندیشہ ہے۔ پنجاب میں خفیف بارش سے استادہ فصلوں کو فائدہ پہنچا۔ مگر بارش کافی نہ تھی۔

**چین کے تاروں کی بندش:۔** محکمہ تار نے اعلان کیا ہے۔ کہ بھالو کی راہ سے چین کو پیغامات تار کی روانگی تا اطلاع ثانی ملتوی کر دی گئی ہے۔ البتہ اس راہ سے صوبہ یناں کے لئے تاروں کی آمد و رفت جاری رہے گی۔

**محاصل ریلوے:۔** ہندوستان کی تمام سرکاری و غیر سرکاری ریلوں کو یکم اپریل ۱۵ء سے ۱۵۔ فروری تک ۱۵ء کے اسی عرصہ کی نسبت ۲ کروڑ ۲۴ لاکھ ۸ ہزار ۳۱۳ روپیہ زیادہ آمدنی ہوئی۔

دہلی ۱۹ فروری۔ ہز اکسیلنسی وائسرائے کو سکرٹری آف سٹیٹ کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار موصول ہوا ہے

برطانی رپورٹ مظہر ہے کہ غنیم نے لوس کے قریب دو سرنگیں اڑائیں۔ اور ایک کے گڑھے پر قابض ہونے کی کوشش کی مگر پسپا کر دیا گیا۔ اور ہم اس کے کنارے پر قابض ہیں۔ دمدمہ ہوہنزولرن کے قریب اور آرمنشرز کے مشرق میں ہم نے خندقوں پر گولہ باری کی۔ ییپرز کے قریب حالت غیر متبدل ہے

فرانسیسی رپورٹ سے پایا جاتا ہے۔ کہ توپخانہ نے بہت سرگرمی کا اظہار کیا۔

روسی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ روسی سپاہ ارض روم کے قلعہ پر قابض ہے۔ قیدیوں اور مال غنیمت کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ شہر میں کئی جگہ آگ لگی ہوئی ہے۔

جنرل ڈوبل کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے۔ کہ کیمرونز میں جنگ کی عملی کارروائی قریباً اختتام کو پہنچ گئی ہے۔ صرف موراکی پہاڑی پر ایک مورچہ باقی رہ گیا ہے۔ جرمن سپہ سالار ہسپانی علاقہ میں بھاگ گیا ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر میر قاسم علی پروپرائٹر و پبلشر کے لئے شائع ہوا)